

مستطاب و مستطابہ

۱۴۳۱ھ

# سفرِ سید

بہارِ نبوی



THE ROYLE ISLAMIC STRATEGIC STUDIES CENTRE

گجرات سے تیار کی 26 ویں سوشل سائنس کی شخصیت قرار دیے جانے پر  
حضرت تاج الشریعہ کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کرتا ہے







لہاوند قدوس کی بارگاہ میں توبہ کرے اور اپنے تمام کبیرہ و صغیرہ گناہوں کو عادت کے آنسو سے دھو ڈالے پھر اپنی بقیہ زندگی میرے حق میں قدم کی جڑی کرے ہوئے اعانت الہی میں گزارے تو اس کی آخرت مندور جائے گی۔

عہد عہد کی قطع ہے جس کا معنی بندے اور غلام ہے۔ اس کی نسبت و اضافت اللہ اور خیر اللہ دونوں طرف جاتا ہے۔ مثلاً عہد اللہ، عہد الرسول، جب اللہ کی طرف اضافت ہوگی تو عہد کا معنی مخصوص بندہ ہوگا اور جب خیر اللہ کی طرف ہوگی تو کبھی اس کا معنی بندہ و فرمانبردار، مطلع و اعانت شمار ہوگا اور کبھی مطلق غلام اور ذریعہ ہوگا۔ پھر لفظ کی زبان میں عہد کی مختلف تفسیر ہیں۔

آج کے مذکورہ میں عہد کی نسبت اضافت دائی الی حق حضور پر نور سید عالم ﷺ کی طرف ہے یعنی اے محبوب لوگوں کو اپنا عہد کہہ کر نپا رہتا کہ ان پر منقطع الرسول لفظ اطلاع اللہ کا معنی روشن ہو جائے اور وہ اچھی طرح جان جائیں کہ ایمان و عمل کی مساوات اس وقت تک پھر نہیں ہو سکتی ہے جب تک کہ کلامی معنی میں ایقینہ و باطنی میل جانتے چنانچہ علامہ مدنی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

بندۂ خود خواند احمد در رشاد  
جملہ عالم را بخواس قل عہد  
حضرت سیدنا امام کلین علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جو اپنے آپ کو نبی کریم ﷺ کا غلام و مملوک نہ جانے ایمان کا انکسائیں یا نہ کہیں اور امام اہل سنت علیہ السلام فرماتے ہیں:

یا عبادی کہہ کے ہم کو شاہ نے  
اپنا بندہ کر لیا پھر تجھ کو کیا  
قرآن حدیث میں جابجا عہد کی اضافت غیر مذہبی کی طرف ثقی ہے مثلاً:

وانکم حواری الامامی متکم و الصالحین من عبادکم و اماکم  
و لایۃ طہس علی المسلمین عہدہ و لاقرسہ صیدۃ (الحدیث)  
و کسبت عہدہ و عبادہ (مذہب حنفیہ) اور عہدہ خریداری حضرت  
بدالہ کو شریف شریف میں اس طرح بیان فرمایا کہ جب حضرت صدیق اکبر

جلال ﷺ کو ساتھ لے کر چکا اور مسرت میں حاضر ہوئے تو یوں عرض گفت ماؤدہنگاں کوئے تو کہ میں آزادیم بدوئے تو عالم و گنہگار کا عظم و حقیت اس کی اپنی ہی جانوں پر ہے کہ اس کا عظم و گنہگار چاہا ہی کو بگشتا ہے گا دوسرے لوگ جو کسی کے عظم کا ذکر ہوتے ہیں جلد ہی اس سے نجات پا جاتے ہیں اور عظم اثر خواب کی طرح گزر جاتا ہے۔

بڑے سے بڑے حصیاں شماروں کیلئے بھی وقت نزع سے پہلے پہلے توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہونا اور اس کی گرفت سے بے خوف ہو جانا کافروں کا شعار ہے جس کے اندر ایمان کی کوئی ذوق باقی ہے وہ نہ تو رحمت الہی سے ناامید ہوتا ہے اور نہ ہی بے خوف ہو کر نفسانی خواہشات کے پانچوں کا کھلوٹا جاتا ہے۔

جب کفر و شرک اور کفر و دنیا کے مرتکبین کہتے ہیں توبہ رحمت الہی کا یہ بڑا ذرہ ہے کہ اس کے سامنے گناہ و گنہگار دے جاتے اور رحمت الہی سایہ گلن ہو جاتی ہے تو اہل ایمان اگر اپنی بعض کوتاہیوں اور بدکاریوں سے توبہ کر لیں تو رحمت رب کی حلقہ بے پایاں کا کون انوارہ لگا سکتا ہے۔ وہ تو بدشاہدہ قدوس کی بارگاہ میں محبوب اور نہایت پسندیدہ ہے جس کے بعد و اسلموا لہ پر عمل کیا جائے یعنی جس عقیدہ و اور صلہ سے توبہ کی پھر اس کا خیال بھی نہیں نہ لائے بلکہ عزم الہی کی جڑی میں لگا رہے۔ توبہ جتنی گناہ سے مبرا کسی کا یہ مطلب کہ اس کیلئے توبہ کا دروازہ بند ہو گیا۔ بیشہ بار بار عزم کچے کے ساتھ توبہ کرتے رہنا چاہئے کوئی توبہ قبول ہوگی۔ سرکش اور نافرمانی بھی عذاب الہی کا سبب ہیں مگر کفر و شرک ایسے عذاب کو سلسلہ کرتے ہیں جو کوئی شافع و ناصر دفع نہیں کر سکتا۔ یہ آیت کریمہ حضور اقدس ﷺ کو اس قدر محبوب ہے کہ ارشاد فرماتے ہیں:

”مگر یہ آیت کے بدلے میں مجھے دنیا اور دنیاغیاہ کی دولت بھی دیدی جائے تو میں اسے پسند نہیں فرماؤں گا۔

آج کے حالات سے معلوم ہوا کہ عہد الرسول، عہد ائمہ، غلام نامی، غلام غوث، غلام خواجہ وغیرہ نام رکھنا جائز و درست ہے۔

بہارِ حدیث

حکیم الامت  
مفتی محمد یار محمد نسیمی  
علیہ الرحمہ

## اَلتَّوْبَةُ اِلَیَّ تَوْبَةٌ

توبہ کہول تہوگی میں بندہ عار یوں گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر ایسا پہ  
میرے پاس آجائے تو میں ان کیلئے دعائے مغفرت کروں گا وہ یہاں  
راست رہ توئی کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے اب جب تک وہ گم نہ  
دے گا میں نہ کہولوں گا۔ پچھتاہ آپ مدون بندھے رہے فرماؤ کے  
وقت آپ کی بیٹی آتی کہول دینی اور انار باجماعت پڑھ لیتے پھر بندہ  
جائے دکھانا پنا چھوٹے گیا اب ان کی توبہ کہول ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ  
مجھے حضور ﷺ نے ہاتھ سے کہول تو کہولوں گا پنا فی حضور ﷺ نے اپنے  
ہاتھ سے کہولا۔ اس ستون کا نام "استغوت توبہ" بھی ہے "استغوت ابو  
ایسا" بھی ماہ بھی تھا ان جاں کفر سے ہو کر توبہ کرتے ہیں۔ کھانے کے  
بعد آپ نے عرض کی کہ میں وہ کلمہ چھوڑ دوں گا جہاں رہنے کی جہ سے  
یہ گناہ ہو اور اپنا ساماں خیرات کروں گا تو یہی خوشی میں۔

(۳) یہ مدت دہرہ ترمیمی بلکہ توبہ کے شکر میں مدد کرتے کا ارادہ تھا  
اس لئے حضور ﷺ نے صرف تہائی خیرات کرنے کی اجازت دی۔ موصوفہ  
فرماتے ہیں کہ گناہ کے مدد دینا کہ اس مدد کی برکت سے گناہ کا اثر  
دل سے چا رہے بہتر ہے ان کی دلیل یہ حدیث ہے۔ عرقا ہاب بھی  
مفتی صاحبان جنھیں موقع پر مدد کا حکم دے دیتے ہیں اس حدیث کی جہ  
سے۔ خیال رہے کہ بابا فرید الدین گنج شکر مدظلہ العالی ۱۰۲۱ سال کو نہیں  
میں ملک کے عبادت کرتے رہے کہ سامان کے اوقات کے کسی وقت کو نہیں  
سے باہر آتے تہوڑے عتے ہی پھر وہ ملک جائے انکا مدد یہ حدیث  
بن گئی ہے۔ عرقا ہاب نے یہاں فرمایا کہ ایسا ہر جگہ ہے، دن رات کچھ  
نہ کھائی تھی کہ شکی طاری ہوئی، چٹائی بہت کم ہوئی۔ موصوفہ کے فقرہ "فائدہ"،  
ترک غذا وغیرہ اس سے ثابت ہوئے ہیں۔ خیال رہے کہ انھیں حضور  
ﷺ نے ترکیب سکونت کی اجازت دی تہوڑے صرف مدد سے نہیں فرمائی۔

وعن ابی لہیۃ قال قال النبی ﷺ ان من لوی بنی ان  
احجر فاد قومی النبی اصبت لہما الذنب وان الخلع من  
مافی کلہ صدق۔ قال: "یحزنی عکب الغلت"

روایت سے حضرت ایسا پہا پہا (۱) سے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے  
عرض کیا کہ میری توبہ سے یہ ہے کہ میں اپنی قوم کی جگہ چھوڑ دوں جہاں  
میں نے یہ گناہ کیا (۲) اور یہ ہے کہ اپنے مارے مال سے بیحدہ ہو  
چاں حدتہ کرتے ہوئے۔ فرمایا: "تمہیں تہائی کافی ہے۔" (۳)

(۱) آپ کا نام دہرہ عارین محمد اللہ رہے مگر کنیت میں مشہور  
ہیں انصاری ایسی ہیں۔ دینہ پاک کے لقب میں سے تھے، غزوہ بدر  
میں حاضر نہ ہوئے انھیں حضور ﷺ نے دینہ پاک میں رہنے، دوپاں  
انکلام کرنے کا حکم دیا اور فیستہ بدر میں سے ان کو حصہ عطا فرمایا۔ علی  
مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات پائی۔ (۲) غزوہ بدر (۳) عرقا ہاب

(۲) حضرت ایسا پہا کے ہاں پہنے بنی قریظہ یہود کے محلے میں رہتے تھے،  
آئی جہ سے اب ایسا پہا کے تعلقات یہودی قریظہ سے تھے۔ غزوہ خندق  
کے بعد جب حضور ﷺ نے بنی قریظہ کا حاصر فرمایا، ۲۵ دن جاری رہا  
تو انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس ایسا پہا کو بھیج دیجئے تاکہ ہم ان سے  
مشورہ کر لیں۔ پچھتاہ حضور ﷺ نے ایسا پہا پہا کو وہاں بھیج دیا۔ وہ لوگ  
ایسا پہا پہا کو کمر و مورس رہے، آؤ وہاں کرنے لگے جس سے ایسا پہا پہا  
کا دل بھرا آیا۔ ان یہود نے پوچھا کہ اگر ہم اپنے لکھوں سے اترا آئیں تو  
ہم سے کیا پڑاؤ کیا جائے گا؟ تو ایسا پہا نے اپنے غل پر اٹھی پھیر کر انکار  
تایا کہ تم سب قتل کیے جاؤ گے۔ اشارہ کرتے ہی ہم ہوئے سوچے گئے  
کہ میں نے اللہ ﷻ رسول اللہ ﷺ کی خیانت کی، جب انہوں نے اپنے کو  
مسجد نبوی کے ایک ستون سے بندھوا لیا اور بولے کہ جب تک میری



## اخلاقِ مصطفیٰ ﷺ اور انسدادِ بہشت گردی

لئے اپنے ہی خاندان کا انتخاب فرمایا اور ان کے درمیان اعلانِ نبوت فرمایا۔ اس اعلانِ نبوت کے بعد ہی سے سرکارِ دو عالم ﷺ کی مخالفت کا سلسلہ شروع ہوا، یہ مخالفت ذاتی نہ تھی، خاندانی نہ تھی، یہ مخالفت تو رسولِ کریم ﷺ کے اس پیغام سے تھی جس کو آپ لوگوں کو دے کر حق کا راستہ دکھا رہے تھے۔ بات یہاں تک آچکی کہ وہ لوگ جو آپ پر چان چھاؤ کرتے تھے وہ آپ کی جان کے دشمن ہو گئے۔ خون کے پیاسے ہو گئے لیکن رسولِ کریم ﷺ نے اپنے سطرے کا رنہ بدلا وہ صبر کا دامن پکڑے رہے اور اپنے رفقاء کو بھی اسن پندری اور اخلاقِ حسنہ کے ساتھ لوگوں میں اسلام کی اشاعت کرنے کی تعلیم فرماتے رہے۔ سرکارِ دو عالم ﷺ نے بھی مشرکین سے زبردستی جنگ کر کے ان کو اسلام قبول کرنے پر مجبور نہیں فرمایا۔ نہ ہی اپنے رفقاء کو گمراہی، اپنے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کو تشدد و اشتعال اور ہجر کے راستے کی طرف راضی کیا۔

رسولِ کریم ﷺ نے مسلمانوں اور اسلام کے دفاع میں جو بھی جنگ مشرکین سے لڑی وہی اصول و قوانین کے ساتھ۔ اس میں بھی سرکارِ ﷺ نے ایسے پند اخلاق کا مظاہرہ کیا جو زمانے کے لئے نمونہ عمل ہے۔ وہاں پر بھی سرورِ کوئین ﷺ نے جنگ کے آداب مقرر کئے تاکہ جنگ صحرے کے غیر دھڑکے دارے سے نکل کر برہمت و دہشت گردی کے دائرہ میں داخل نہ ہو جائے۔

میں سرکارِ دو عالم ﷺ کے چند اقوال صرف اس لئے نقل کرتا ہوں کہ لوگ جانیں کہ اس آفاقی رسول ﷺ نے اپنے دین کو آفاقیت بخشنے کیلئے جو آداب و عادت فرمائے اس میں زندگی کا کوئی ایسا شعبہ نہیں ہے جو فیضیاب نہ ہو۔ سرکارِ دو عالم ﷺ جنگ پر جانے سے پہلے فرماتے:

یوں تو ہر مذہب میں اخلاقیات کی تعلیم اور معاملات میں اس کے خلاف پرکائی درود و بجاتا ہے لیکن دین اسلام نے اخلاقیات کو نظامِ زندگی میں جو مقام دیا اس کی نظیر نہیں ملتی۔ اسلام کی ترویج و اشاعت میں سب سے زیادہ اہم کردار جس نے ادا کیا وہ تھا داعیِ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا اخلاق کی حیثیت وہ ان کا حسنِ سلوک، درہ واداری جس نے کفار و حرب پر اپنا نشانہ بکھرا دیا اور چھوڑا کہ لوگ سرکارِ دو عالم ﷺ کے معترف ہوئے اور دائرۃ اسلام میں داخل ہوئے۔ حضور ﷺ کا اخلاق تو عینِ رضائے الہی کے مطابق تھا جس پر قرآن نے مزید مہر تصدیق ثبت کی۔ ان کو بلکہ اخلاق والا فرمایا۔ بہشت کے بعد سرکارِ دو عالم ﷺ نے لوگوں کو رحمتِ اسلام دینے کا سلسلہ جاری کیا، خدائے وحدہ لا شریک کی وحدانیت اور انکی ربوبیت اور انکی رسالت کی خوشخبری سنا کر لوگوں کو ایک معبود کی عبادت کرنے اور معبودانِ باطل سے بیزار کرنے کیلئے عرب میں تبلیغِ اسلام کا سلسلہ جاری کیا۔ یہ کوئی آسان کام نہ تھا، وہ عرب جو اپنی فصاحت و بلاغت اور خود ساختہ ان کے نقشِ مشرک پر اور اپنے بنائے ہوئے خداؤں کی عبادتوں میں مشغول تھے وہ کیسے اپنے ہی قبیلے میں جنم لینے والے انسان کی باتوں پر فوراً ایمان لانے کو تیار ہو جائے۔ اس سب کے باوجود یہ امتیاز آپ ﷺ کو حاصل تھا کہ وہی منکرینِ رسالت آپ کو اہلین و صدائق بھی تسلیم کرتے اور آپ کو اپنی امانتوں کا امین بھی بناتے۔

رسولِ کریم ﷺ نے دینِ اسلام کو آفاقی اور دیگر مذاہب کے لئے نمونہ عمل بنانے کے لئے کچھ ضابطے اور اصول و قوانین مرحب کئے اور نہ صرف ان کی اشاعت کی بلکہ خود ان پر عمل کر کے لوگوں کا ان ضوابط پر چلنے کی ترغیب دی۔ آپ ﷺ نے سب سے پہلے رحمتِ اسلام کے



۱۔ جرم و خطیوں کے ساتھ اسی کر سکتے ہو جتنا تمہارے ساتھ کیا گیا ہے۔  
اگر مرد و درگزر کے کام کو تمہارے لئے اور بھی زیادہ بہتر ہے۔

۲۔ کسی قرہم کی دشمنی ہمیں عدل سے باہر نہ لے جائے۔ عدل کرنا ہوگا  
کیونکہ یہی حق تعالیٰ سے قریب تر ہے۔

۳۔ حد سے تجاوز نہ کرے کو حد پہنچیں خرابا۔

۴۔ بد عہدی اور خیانت نہ کرو۔

۵۔ لاشوں کے ہاتھ نہ ڈالو۔

۶۔ دروازوں اور گوشے نشینوں کو نہ چھوڑو۔

۷۔ سمجھو یا کوئی پہل وارد رفت نہ ڈالو۔

۸۔ جو حقوق، بچوں، بیوہ صوفیوں اور یتیموں کے لئے اطراد کو نہ چھینا جائے  
یہ تھا ان کے رسول ﷺ کا اخلاق اور یہی ان کی تعلیم کہ

جنگ میں بھی دو اخلاقی اقتدار باقی رہیں جو انسانیت کے لئے جلا بخش  
ہیں۔ سرکارِ دو عالم ﷺ نہ صرف جنگ کے دوران لوگوں کو رواداری اور

اخلاقی حسن کے ساتھ معاملات کرنے کی تعلیم دے بلکہ جنگ کے بعد  
بھی مخالفین سے ایسا برتاؤ اور حسن سلوک ہوتا کہ وہ لوگ سرکارِ دو عالم

ﷺ کی بارگاہ میں خود کو پیش کر دیتے اور مشرفِ پاسبان اسلام ہو جاتے۔ اس  
کی بہت ہی روشن دلیل ہمارے پاس حج مکہ کی ہے کہ حج کے بعد

اسلامی توحید کے سالارِ اعظم یعنی ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح  
آپ دُعا، باوجود جلال و غلظت و کمال کے ساتھ ایک عظیم قوت کی طرح

مکہ میں داخل ہوتے ہیں تو کفار و منافقین اور دشمن اسلام، دشمن رسول  
آج حیران ہیں کہ آج تو انتقام کا دن آج پہنچا ہے۔ کہ میں آج تو دشمن

ریزی ہوگی، آج رسول اللہ ﷺ اور ان کے رفقاء ہمارے سامنے  
مظالم کا بھر پور جواب دیں گے۔ لیکن جس کو رب العالمین نے رحمتوں کا

نیکہ بنا کر بھیجا تھا، جو رسولِ انسانیت کا سب سے بڑا حسن بود، جو اخلاق  
کی پنداری پر کھڑا ہو کر یہ کہہ کوئی قدم ایسا اٹھا سکتا تھا جو انسانیت اور

اخلاقی اقتدار سے ٹکرا جائے۔ رسول کریم ﷺ نے اعلانِ فریاد کیا کہ آج  
حرم میں خوں ریزی نہ ہوگی، صرف اس کا مقابلہ کیا جائے کہ جو سامنے

آ کر مقابلہ کرے، مجھے ہانے والے کا تعاقب نہ کیا جائے، انھیں چھینکنے

والے کا تعاقب نہ ہوگا، زرعی اور امیر گنہگار کے لئے جائیں گے، جو شخص کعبہ  
میں داخل ہو جائے اس کو پناہ، جو اپنے گھر کا دروازہ بند کر لے نہ پناہ،

جس شخص نے ابو سفیان کے گھر میں پناہ لی اس کو امن۔ کیا تاریخِ عالم میں  
ایسی مثال دی جا سکتی ہے کہ قاتل اپنے سب سے بڑے دشمن کے گھر

میں پناہ لینے والے کو حفاظت کی بشارت دے دے۔ یہ وہ عظیم اخلاق  
مصلحتی تھا جس نے اسلام کو دنیا کا سب سے بہت اہم امتیاز و منفرد

مقام پر لا کر کھڑا کیا۔ آج پوری دنیا عالمی جنگ کے دہانے پر ہے،  
اقتدار کی بوس نے لوگوں کے ذہن سے انسانیت اور رحم کے نعوش

کھرچ کر دھست گردی و ظلم کی عمارتیں جلی حروف میں رقم کر دی ہیں۔  
یہی محض وقت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی بارگاہ میں پناہ لی جائے۔ ان

کی تعلیمات، ان کی سمیرت، مبارک زبان کے اخلاقی حسن سے استفادہ  
کیا جائے اور اس کی سب سے بڑی ترسدادی ان پر عائد ہوتی ہے

جنہوں نے اس ذاتِ گرامی کا عطا کیا ہو کھنڈہ تو حید پر حاسب ہے۔ آپ یہ  
ذمہ داری اُمت پر ہے ہر کارِ دو عالم ﷺ کی میرتِ طہرہ ہمارے سامنے

ہے۔ ان کا کردار ان کی ہر ہر اہواز سے سامنے ہے اس لئے ہم اور  
آپ پوری دنیا کو اس کا پیغام دیں، اپنے کردار، اطوار، اعمال، حسن

اخلاق کا ایسا سمرا اُترا عیار پر چھوڑیں کہ پوری دنیا مسلمان کو کچھ کر  
اسلام کی افادیت اور اس کی حقانیت کی محنت ہو۔

موضوع کا عنوان گفتگو میں دوسری طرف موڑوں یعنی یہ  
عرض کروں کہ اخلاقی اور اجتماعی دہشت گردی کو جڑ سے ختم کرنے کے

لئے رسول اکرم ﷺ نے ہمیں کیا تعلیم دی ہے پہلے تو یہ امر ذہن  
نشین کر لیا جائے کہ دہشت اور کجاست کے سہا پہلے ہونا ضروری ہے:

۱۔ جان ۲۔ مال ۳۔ آبرو  
کسی کی جان لینے کا خیال، کسی کا مال ہزپ کرنے کا ارادہ یا

کسی کی آبرو پر حملہ کرنے کی محبت جارحانہ دہشت گردی کو جنم دیتی ہے  
اور ان تینوں چیزوں کو چھپانے کی کوشش یعنی جان کا پاس، مال کی

حفاظت اور آبرو کا احترام دلائلی جنگ اور اس میں بھیجی دہشت گردی کو  
جنم دیتی ہے۔

اس آفاقی منشور کو عصری مسائل کے حل کے لئے دیا کے سامنے پیش کریں، ماس میں دیا کی جگہ۔ جی کی کہا ہے امام احمد رضا نے تم سے کھلا باب جو دم ہے ہے سب کا وجود تم سے ہے سب کی جگہ تم پر کروڑوں درود

..... بنی بقیہ..... تقی سید سید محمد.....

ایڈیٹری لبروں سے بھی کام لیا جا سکتا ہے اسی لئے تمام مندوبین ملتزمان کرام کا اس پر اتفاق ہوا کہ اس مسئلہ میں حاجت شرعیہ کا اصولاً تحقیق نہیں ہے۔ لہذا مودی دہانے اور دیکھنے دکھانے کی اجازت نہیں ملا و ازینا "خبرہ المفسدات اعم من جلب المصلح" کے تحت حکم حرمت ہی رہے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۶) تصویر اگر اسلئے قائل ہے کہ مصلی اور تصویر کے مابین اختلاف مکان ہو جائے تو باعث کراہت نہیں البتہ نماز میں وغیرہ میں جہاں بہت بڑی تعداد میں ہوتی ہیں جہاں کہ مسجد کے باہر کی کسی جگہ ہو جاتی ہیں وہاں تک یا کسی سامنے اوپر بڑی بڑی تصاویر آدیاں ہوتی ہیں تو وہاں امام و مسلولہ کا حکم ہے یا نہیں؟

اس مسئلہ میں حضرت تاج الشریعہ نے فرمایا کہ اگر وہ ناچھین کی کسی نماز پر محتاج ہو کہ وہ پیش کی طرف شاس کی نظر جائے حدود حیا کی تو اسکی نماز بے کراہت ہو جاتا چاہئے البتہ ان کے علاوہ کی نماز کا اعادہ واجب ہے یا نہیں اس پر دو پارہ وغیرہ کر لیا جائے۔

(۷) حرم قائم کر دینے سے گرد و پیش تصاویر کے سبب لازمی کراہت دفع نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۸) عوامی جگہوں پر تصاویر سے احتراز حذر ہونے پر مقرر من جہد العبادی قرار پائے گا اور اعادہ صلاۃ واجب ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

### مجلس پنجم کا فیصلہ

دوسرے تقی سید سید کے ایک موضوع کے تحت گوشہ کا فیصلہ

### انقرضیت کے ذریعہ تنکاح کا حکم

لیکس اور ای میل، ایس، ایم، ایس (SMS) کی تحریریں کتاب و خط کے حکم میں ہیں انہیں شہر کے سامنے پیش کر سکتا ہے یا اس کا مضمون بتائے پھر ای مجلس میں قبول کر لے تو نکاح صحیح ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

اب ذرا چشم تصور کھولیں، عرفات کا میدان ہے، رجب کا دن ہے، ذی الحجہ کا مہینہ ہے، شہر مکہ کا لواحق علاقہ ہے، ایک لاکھ چالیس ہزار صحابہ کا مجمع ہے، خدا کے آخری رسول اپنی وفات سے کیا ہی دیر دن پہلے اللہ وافی غلیبہ دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں: "لوگو! تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں قیامت تک کے لئے اسی عزت اور حرمت کی مستحق ہیں۔ جس طرح تم آج کے دن یعنی عیدِ رجب، اس مہینے یعنی ماہِ ذی الحجہ اور اس شہر یعنی شہرِ مکہ کا احترام کرتے ہو۔"

جی کریم ﷺ بصیرت نبوی سے ظاہر فرما رہے تھے کہ خون کا اظہار، سودی ملکیت، غلامیوں سے براہ راست یا غیر مستقیم سے شراب سلوک کے بارے میں اگر نصیحت کی گئی تو ہو سکتا ہے کہ یہ باتیں لوگوں کے درمیان دشت و قحاصت، ہلک و ہول کو بڑھا دیتی رہیں گی۔ اسی اللہ وافی غلیبہ میں خدا کے برگزیدہ رسول ﷺ فرما رہے ہیں: "میں زمانہ جاہلیت کے تمام خون کے بدلے آج عطا فرماؤں اور سب سے پہلے اپنے خاندان میں سے میری بی بی عاتکہ کے بیٹے کے خون کا بدلہ باطل کرنا ہوں۔ میں جاہلیت کے تمام سود باطل قرار دیتا ہوں اور سب سے پہلے اپنے خاندان میں سے عباس بن عبدالمطلب کا سود ختم کرتا ہوں۔ اپنے غلاموں کا خیال رکھو، جو خود کھانا دے انہیں کھلاؤ جو خود پہننا دے انہیں پہناؤ، جو خود سوئے انہیں سوئے۔ میں خدا سے ڈرو۔ جس طرح تمہارے حقوق جو حق ہیں اس طرح حقوں کے حقوق تم پر ہیں۔"

یہ اللہ وافی غلیبہ و حقیت ایسا منشور ہے اڈی کو انسان بن کر دکھانے کا طریقہ تعلیم کی گیمیا ہے۔ انسانی حقوق کا احترام کرنے کی ہدایت کی گئی ہے، دنیا اس منشور کو مشکل دھاننا لے کر دشت گردی کے حکم ہی ناپید ہو جائیں گے۔ باقی برحق کی ہدایت تو ہمارے قلب کو سنو کرتی ہی ہے، ضرورت ہے اسے ہم ساری حالت میں تبدیل کر کے دیا کو قاتلین کہ اسلام اور مسلمانوں کا دشت گردی سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ اسلام انصاف پہنچا سنا شروع کے عقل پر اسرار کرتا ہے، ظاہر ہے کہ جس سماج میں انصاف کا بول بالا ہوگا اس میں دشت گردی کبھی نہیں چنپ سکتی، وقت کا مطالبہ ہے کہ ہم رسول اکرم ﷺ کی تعلیمات اور ہدایات پر مشتمل



کہ راہ دین زدہ ست از کمر و تنگس

ترجمہ: اور بیعت ہو جائے گا کہ انوں سے پناہ حاصل کرتا ہے۔ اس لئے کہ ہمارا پورا وجود سچا پاک گناہوں سے فرما نہیں سے طوط سے اور بیعت دار و است کر کے ان تمام گناہوں سے پناہ حاصل کیا جاسکتی ہے۔ نیز مرید ہونا بیعت کرنا ہمارے دین اور ایمان کی چار دیناری کی حیثیت رکھتا ہے۔

ایمان ایک جوہر ہے۔ دنیا کی عظیم ترین شے کا نام ایمان ہے۔ اس سے زیادہ قیمتی دنیا کی کوئی دوسری چیز نہیں۔ کیا انکی عظیم ترین شے کی حفاظت کیلئے کوئی اقدام کرنا ضروری نہیں۔ کیا کوئی بلند ارادہ دولت کی حفاظت کرنے کیلئے کوئی انتظام نہیں کرتا؟ ضرور کرتا ہے بلکہ اس کے پاس دولت ہو اور سنی صحیح و معتقیدہ مسلمان اپنے پاس ایمان بھی گراں قدر دولت اور سب سے بہترین سرمایہ رکھتا ہے جس کو بڑی سے بڑی قیمت پر بچھا پاسکتا ہے اور نہ ہی کسی بازار سے خریدے پاسکتا اور نہ ہی چوری کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی کوئی غصب کر سکتا ہے اور بیعت یعنی پوری مریدی حاصل کر کے سنی مسلمان اپنے ایمان کو دل کی مثل کو بھری میں بند کر لینے ہیں سنی ایمان کے ذرا کوس کے بعد اسکا ایمان پرندیم گرا سکتے ہیں

اور نہ ہی مکر و فریب کے معرکوں چھوڑ سکتے ہیں اور جن کے پاس ایمان بھی عظیم شے نہیں ہے ان کو اس کی حفاظت سے بھی کوئی غرض نہیں۔

اس لئے دہانے نام کے ایمان کو بھی امریکہ کے ڈالر بھی بے طاہر کے پھار اور بھی سعودیہ کے پائل کے عوض فروخت کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اس لئے کہ ان کے پاس یہ سرمایہ ہے ہی نہیں تو پھر وہ اس کی حفاظت کی کیا فکر کریں گے۔

حضرت مولانا علی ہار جعفر فرماتے ہیں۔

مریدانی دود و مانگاہ ست

مریدی ہر گناہ ہے راہ پناہ ست

مریدی شد ، حصار دین و ایمان

غم ایمان خورد ، مرد مسلمان

ترجمہ: ہمارا سچا پاک وجود گناہ سے اور نہ ہو جائے تاہر گناہ لئے پناہ گاہ۔

مرید یعنی بیعت دین و ایمان کے لئے چار دیناری ہے اور ہر مرید مسلمان

کو اپنے دین کی فکر رہتی ہے۔ (بخاری شریف)

بیعت قرآن کی روشنی میں: اسب ہم وہ آپات طہیات پیش کرتے ہیں جو صریح طور پر بیعت کے جائز و درست ہونے پر دلالت کرتی ہیں، قرآن مجید میں اللہ سب اعتراف کا ارشاد ہے: "إِنِّیْ أَلْبِسْتُ یَسَٰبِغُوْنُکَ بِنَاسِیْہِمْ عَلَیَّ اللّٰہُ تَبَّہُ اللّٰہُ فَرَّقَ اَیْدِیْہِمْ ؕ فَمَنْ نَّکَّثَ فَاِنَّمَا یُطٰکِتُ عَلٰی لِقَیْبِہٖ ؕ وَ مَن اَوْفٰی بِمَا عٰہَدَ عَلَیْہِ اللّٰہُ فَاِنَّمَا یُؤْتِیْہِ اَخْبَیْرًا ؕ" (سورہ ابراہیم: ۱۱) وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ (درست فہم) ہے تو جس نے عہد توڑا اس نے اپنے برے کو عہد توڑا اور جس نے پورا کیا وہ عہد جو اس نے اللہ کے ساتھ کیا تھا کو بہت حمد اللہ سے بڑا ثواب دیا۔ (ترمذی صحیح)

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "لَقَدْ رَضِیْنَا اللّٰہُ غَیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یَسَٰبِغُوْنُکَ نَحْنُ الشَّخِرَۃُ فَلَقِیْمٌ مَّا فِیْ فُلُوْرِہِمْ فَاَنْزَلْنَا الشَّکِیْنَةَ عَلَیْہِمْ وَ اَلَمَیْنُہُمْ فَمَنَّا قَرِیْنًا ؕ" (سورہ ابراہیم: ۱۲) ہے بلکہ اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس کوڑ کے پیچھے تمہاری بیعت کرتے تھے تو اللہ نے جاپا جان کے دلوں میں سے تو ان پر اطمینان اتارا اور انکی جگہ آئے والی فتح کا انعام دیا۔ (ترمذی صحیح)

ایک اور مقام پر قرآن مجید میں ارشاد ہے: "اِنَّمَا یُہٰی الْبَیْہُ اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنُکَ یَسَٰبِغُکَ عَلٰی اَنِّ لَا یُخْشِیْکَ بِاللّٰہِ خَشِیًّا وَ لَا یُخْشِیْکَ وَ لَا یُؤْمِنُ وَ لَا یُؤْمِنُ اَوْ لَا دُخْلَ وَ لَا یَآئِیْنُ یُہٰیْنُ بِخَیْرَتِہٖ اِنَّ اَیْدِیْہِمْ وَاَزْجُلِیْمٌ ؕ وَ لَا یُغْنِیْکَ فِیْ مَغْزُوْبٍ کَیَا فَعُوْذُ اَسْتَغْیِزُ لَہُمْ اللّٰہُ لَیْلِ اَللّٰہُ عَفْوَ وَ جِہَنَّمُ ؕ" (احزاب: ۱۷) ہے یہی جب تمہارے حضور مسلمان جو تم میں حاضر ہوں اس پر بیعت کرنے کو کہ اللہ کا کچھ شریک نہ ٹھہرائیں گے اور نہ چوری کریں گے اور نہ دیکھاری اور نہ اپنی اولاد کو دل کو کریں گے اور نہ بہتان لائیں گے جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان اپنی بیعت وضع و است میں آٹھائیں اور کسی نیک بات میں تمہاری تاخیر مانی نہ کریں گے تو ان سے بیعت لو اور اللہ سے ان کی

سفارت چاہو۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (ترمذی صحیح)

مذکورہ بالا آیات مخصوصات بیعت و ارشاد کے حوالہ پر واضح

دنیائیں مزا دی جائے تو ایسا کیلئے کٹا رہا اور پاک کرنے والی ہے اور جو ان گناہوں میں سے کچھ کرے اور اللہ تعالیٰ اس کو چھپا کر رکھے تو یہ اللہ کے پھر ہے۔ چاہے اس کو معاف فرما دے۔ چاہے تو آخرت میں مزا دے۔ تو ہم نے ان سب باتوں پر حضور اقدس ﷺ سے نہایت کی۔“

[بخاری شریف، ج ۱، ص ۱۲۱]

حضرت جبریل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے نہایت کی غماز قائم کرنے اور ذکوۃ ادا کرنے اور بر مسلمان کیلئے غیر خواہی ما پنے پر۔“ [بخاری شریف، ج ۱، ص ۱۲۱]

ولید بن عبادہ نے کہا کہ مجھے میرے باپ عمار بن حسان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خبر دی کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے یہ نہایت کی کہ ہر بات میں گئے اور ہر حکم کی اطاعت کریں گے خواہ بات پندہ پندہ ہو یا پندہ پندہ ہو۔ حاکم سے حکومت کے لئے نہیں لڑیں گے اور حق پر قائم رہیں گے یا حق بات کہیں گے خواہ کبھی بھی جگہ پر ہوں اور اللہ کے معاملے میں کسی طاعت کرنے والے کی طاعت سے نہیں ڈریں گے۔“ [بخاری شریف، ج ۱، ص ۱۲۱]

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے نہایت کی کہ ہر بات میں گئے اور ہر حکم کی اطاعت کریں گے۔“ [بخاری شریف، ج ۱، ص ۱۲۱]

مگر نہایت کا حکم: جو شخص نہایت کو باطل و فحش جانتے ہوئے اس کا انکار کرے تو ایسا شخص گمراہ و بدین ہے اور یہ طلاق نیز سر یہ شیطان ہے۔ کسی سنی صحیح العقیدہ مسلمان کا سر یہ نہیں ہو سکتا جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام اعلیٰ ملت مجدد اسلام امام احمد رضا قادری رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں: ”جو اس (نہایت) کا ترک پیدا نہ کرے اسے باطل و فحش جانتے ہوئے ضرور گمراہ اور سر یہ طلاق و سر یہ شیطان ہے، جبکہ انکار مطلق ہو۔“ [اصعد علاء، ص ۱۲۱]

شرائع نہایت: شریعت مطہرہ کے نزدیک نہایت لینے کیلئے ہر شریعت ہیں۔ اگر ان میں سے کسی میں ایک بھی حکم ہو تو ایسا شخص بدی و سر یہی کے لائق نہیں۔ جس کی تفصیل اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر میں

دورن دیکھیں ہیں اور ایسی وضاحت کے ساتھ وارد ہیں کہ کسی تفسیر قرآن کی طرف رجوع کرنے کی حاجت پیش نہیں آتی ہے کہ ان میں صراحت ہے۔ ہاں البتہ یہ ضرور ہے کہ شروع کی دو آیتوں میں جہاد پر نہایت لینے کا ذکر ہے مگر ان کو صرف جہاد پر نہایت لینے کیلئے مطلق کر دینا ہرگز صحیح نہیں کہ یہ سراسر بجا نالت ہے۔ جنیں آیت آخرت میں صراحت کے ساتھ ارشاد ہوا ہے کہ مومنوں نے حضور اقدس ﷺ کے دست حق پرست پر نہایت کی شریک، چوری بدکھری وغیرہ گناہوں کے سلسلے میں نہایت حاصل کی اور حضور اقدس ﷺ نے ان سے نہایت لی۔

نہایت احادیث کی روشنی میں: آج کے دور میں غیر مقلد فراتے والے خاص کر ہر مسئلے میں بخاری شریف کی رٹ لگاتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ اگر ہم ان کو کوئی بات بتائیں تو فوراً کہتے ہیں کہ کس حدیث شریف میں ہے اور بخاری میں ہے یا نہیں؟ اگرچہ انہوں نے بخاری شریف کو دیکھا بھی نہ ہو اور متن بخاری شریف کا کچھ سمجھ بھی ہو یا نہ ہو، نیز اگرچہ ان کو وہ حدیث دکھائی نہیں تو چاہ پاتے ہیں یا نہیں۔ بخاری سے صرف نظر کیجئے افسوس تو اس پر ہے کہ وہ حضرت امام بخاری علیہ الرحمۃ کے نام دہی سے بھی واقف نہیں ہوتے، اور وہ کی پھولی مولیٰ کتاب نہیں پڑھ پاتے مگر بخاری شریف کے حوالے کا شوق ضرور ہوتا ہے تو کیجئے ہم ”صحیح بخاری“ سے چند حدیثیں نقل کرتے ہیں جن میں صاف و وضاحت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہمیں نے حضور اقدس ﷺ کے دست حق پرست پر پڑی باتوں پر چلنے اور قائم رہنے کی نہایت کی۔

حضرت عمار بن حسان رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے اور وہ ”علیہ السلام“ کے قریب بنائے گئے تھے۔ یہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے وقت ارشاد فرمایا جبکہ آپ کے گرد صحابہ ایک جماعت تھی کہ ان باتوں پر مجھ سے نہایت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرو گے، چوری نہ کرو گے، زنا نہ کرو گے، اپنی اولادوں کو قتل نہیں کرو گے اور خود کر کے کسی دوسرے پر بہتان نہ بانڈو گے، اچھی بات میں جا رہی نہ کرو گے، جس نے اس کو پورا کیا اس کا ثواب اللہ کے فضل و کرم پر ہے اور جو ان گناہوں میں کسی کا ارتکاب کرے اس کو

قرار دیا اور ہم کو خبر نہیں تھی کہ سلف صالحین کی عورتوں میں سے کوئی عورت مرد پرین کی تربیت کے لیے آئی ہوگی اور ہمیشہ بچہ جوڑوں کے درجہ میں آتھی ہونے لگی کہ چنان کے بعض میں مکمل وارد ہوا جیسے کہ حضرت مریم بن عمران اور آسیہ قریظہ کی یہی توجہ یہ مکمل تھی اور دین کے لحاظ سے یہ بچہ نہ کہ لوگوں کے درمیان حکومت کرنے کے لحاظ سے اور ان کو مقامات ولایت میں چلانے کی وجہ سے عورت کی عبادت امر ہے کہ وہ عابدہ و زائدہ ہو جیسا کہ حضرت رابعہ و یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا۔

اسکون لہذا والحدیث ام ۲۳۰

مندرجہ بالا شرطوں میں ہم نے ہر کی شرطیں بیان کر دی ہیں۔ اب ان شرائط کے پائے جانے کے بعد اگر وہ شخص اگرچہ چند ہو مگر اس کا سلسلہ رسول پاک ﷺ سے متصل ہو تو صحیح ہے اور ہر طریقات ہے۔ ہر کیلئے سیدہ خدیجہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی یہ خیال کرتے ہیں کہ تو سیدہ خدیجہ ہونگے اور سیدہ خدیجہ صرف بیعت کر سکتے ہیں اور کوئی دوسرا بیعت نہیں کر سکتا اور اگر غیر سیدہ دوسرے خاندان کے شیوخ سے بیعت نہیں کر سکتے بلکہ سادات ہی بیعت کر سکتے ہیں ان کا یہ خیال فاسد اور سراسر غلط ہے کہ شریعت میں کہیں بھی شرط نہیں کہ ہر کا آل نبی ہونا ضروری ہے اور نہ ہی طریقت و تصوف کی کسی کتاب میں ایسی شرط لکھی گئی ہے۔ بس یہ ہے کہ اس غیر مندرجہ سلسلہ کی اجازت و خلافت کے ذریعہ رسول اللہ ﷺ تک متصل ہو۔

..... جو بیعت..... حضور نبی اشرفیہؐ، کچھ دوسری کچھ ہاتھی بیعت.....  
اور جسے خلافت کی بجائے لینے کے لیے مدعوں سے حضرت کی پاکری اختیار کیے ہوئے ہیں مگر حضرت ان پر کوئی حق نہیں فرمادے ہیں اور سرست ہیں کہ کچھ جیسے تیرے لیے تویر کو دور سے بلو کر ایسا تعلیم و تامل اعزاز دیتے جارہے ہیں۔ فاللہ الحمد للہ علی ذالک  
گرچہ غریب نہیں ہے مگر اگر دور آفتاب تاہم اللہ سبحانہ و تعالیٰ اسلام کے اس مرد پستل کو ہر یک سلامت رکھے اس کے نقوش و برکات سے ایک زیادہ کو تسخیر فرمائے  
امین یا رب العالمین بحمدہ مدد فرما۔ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و صحبہ وسلم

قرآن فرماتا ہے: ”بیعت کرتے ہو اور مسند اشراف و شرفین را از چار شرط ناگزیرست۔“  
اول: آنکہ شئی صحیح العقیدہ باشد زیرا کہ بد مذہبان سگان دوزخ اندہ بدترین طعن چنانکہ دوزخ آید۔  
دوم: آنست عالم ضروری بودن کہ بے علم تنہا خدا را شناخت۔  
سوم: آنجناب کیما نہ کہ فاسق و اچب التوحید است و مرشد و اچب التعلیم برود چنانکہ ہم آید۔  
چہارم: اجازت صحیح حکمدا امیع علیہ اہل الباطن ہر کہ از ہما چچ شرطے را فاقہ ست اور انشا بدیہ کرتے ہیں۔

ترجمہ: بیعت لینے اور مسند اشراف پر بیٹھنے کیلئے ہر شرطیں ضروری ہیں۔ ایک یہ کہ شئی صحیح العقیدہ ہو اس لئے کہ بد مذہب دوزخ کے مستحق ہیں اور بدترین مخلوق جیسا کہ حدیث شریف میں آیا۔ دوسری شرط ضروری علم کا عالم ہونا ہے اس لئے کہ بے علم خدا کو پہچان نہیں سکتا۔ تیسری شرط یہ کہ کبیرہ گناہوں سے پرہیز کرے اس لئے کہ فاسق کی توجہ واجب ہے اور مرشد واجب التعلیم ہے۔ دوسری چیز یہ کہ ایسے اکھیا ہوں گی۔ چوتھی شرط اجازت صحیح متسلل ہو جیسا کہ اس پر اہل باطن کا اجماع ہے۔ جس شخص میں ان شرائط میں سے کوئی ایک شرط نہ پائی جاتی ہو تو اس کو یہ نہیں مانا جاتا ہے۔ [معاذ اللہ عنہ] [اسکام البیعة والحدیث ام ۲۳۰]

کیا عورت بیعت کر سکتی ہے؟ کیا یہ کیلئے مرد ہونا ضروری ہے؟ اولیام کہام کا اس بات پر اجماع ہے کہ دہائی الی اللہ مرد ہی ہو کوئی عورت نہ ہو نہ نکتی ہے اور نہ ہی بیعت سے نکتی ہے۔ حتیٰ کہ سلف صالحین سے آج تک کوئی عورت نہ ہوئی اور نہ ہی بیعت کیا۔ جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ فرماتے ہیں: ”اولیام کہام کا اجماع ہے کہ دہائی الی اللہ کہ مرد ہونا ضروری ہے۔ لہذا سلف صالحین سے آج تک کوئی عورت نہ ہوئی نہ بیعت کیا۔“ اور بیعت دھوکے سے نہ کیا کہ اس اور امام عارف ابی سیدیہ محمد ابوالہب فہرانی قدس سرہ اسی میزان الشریعہ الکبریٰ ”کتاب الاقادیہ“ میں تحریر فرماتے ہیں: ”بے شک اہل شرف نے اس پر اجماع کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف چلانے والے کیلئے مرد ہونا شرط

امام احمد رضا  
کی شانِ نسبِ ازی

میں نے اپنی کتابوں کی ایک فہرست تیار کی ہے، جس میں ۱۰۹۳ کتابوں کی تفصیلات دی گئی ہیں۔ یہ فہرست ۱۹۸۵ء میں تیار کی گئی تھی۔ اس وقت تک میں نے ۱۰۹۳ کتابوں کی تصدیق کی ہے۔ اس وقت تک میں نے ۱۰۹۳ کتابوں کی تصدیق کی ہے۔ اس وقت تک میں نے ۱۰۹۳ کتابوں کی تصدیق کی ہے۔

[illegible][illegible]

کبھی ہے تاکہ متعین مبرور فکر ہے جس کا نام صرف سلف  
صالحین عی کی سیرت میں مل سکتا ہے۔ ایک صاحب کو حضور ہی واریابی  
حاصل تھی، ادویہ ناچارہ کی شان میں تنقید لکھنے کی گزارش کی۔ وزارت  
کے خان چٹان تو تھے ہی، غیرت خاندانی اور جلال ایمانی پیش میں آیا،  
قلم اٹھا لکھا تو لکھا:

کمرہوں میں عرج اہلِ دولت و رضا پڑے اس بلا میں ہری بلا

میں گدا ہوں اسے کریم کا، میرا دین بارگاہ نہیں

آپ دکن کی آمیزش ہوئی، تو انسان پیدا ہوا اور یہ سب کو معلوم ہے کہ اس انسان کا انعام ایک قطرہ آب ہے اور انعام ایک شست خاک اس کا خزانہ اس کا مال بل بھر کی بھی ہو سکتی ہے، پھر بھی میل سکتی ہے اور بھی روپیہ بھی غنیمت نہیں ہو سکتی۔ ہاں انسان کا انعام اس ہے، اس کے پاس ہے، شاعر کے غزل کے کیا خوبصورت نامی ہے

سے تو اک مہینہ خاک ہے انسان  
پہلے تو کوئین میں سا نہ تھے  
دوسری گری تو انہیں سے ملت کی قبر ہوتی ہے، معاشرہ بھیل پاتا ہے  
تاریخ اسے ہر دوسری رات بھیل، بھیل، بھیل، بھیل اس وقت اور تو فکر ملت  
جا کر عزیز کرتی رہتی ہے۔ وہ تو چلا گیا کہ اسے ہم ان کی خاک کرس کی گزر زمرہ  
ہے، اصلاحی خوشنصیب تاجندہ ہیں، دینی و علمی دانشور تھے اور فتنہ ہیں۔

تاریخ گواہ ہے نہ قرون درود رہا، نہ ہمارا وندو رہا،  
ہاں اسی کی حکایت تو ضرور موجود ہے مگر کتنی ہجرت ناک ہے، افسوس  
ناک ہے، کتنا بھلا ہے، وہ جس نے زندگی خیرِ اوار کی کر دی، یہ اوائلی  
فہمیں خدائی ہے، حماقت ہے۔ بھلا داتا ہے، وہ جس نے زندگی و تھپ  
بندی کر دی، اس نے زندگی کو خالی نہیں، کمالی ہے، بچہ بڑی نہیں، جانی  
ہے اور یہ ملک اس کی کتابدہ کی فی ہے، درخشندہ کی فی ہے۔

دور کی بات تو دور ہے، قریب آنیں، چھانک کر دیکھیں۔  
امام اعظمؒ کے کھنچی گئی آنکھوں کی تعداد ۱۱۴ ہے اور خدیں کی تعداد ۸۹ کرپڑ  
سے فرما ہے۔ (چھانک امام مالکؒ کی جامعہ: ۳۸۸)۔ حق: شیعہوں کی تعداد  
سڑ سے چار کرپڑ یا انہوں کی تعداد ۱۱ کرپڑ اور مبلغ کی تعداد چار لاکھ ہے۔ کیا کہ  
عرب ملتیں (مراۓ سے) نہیں ملے چند سال کی (تو اللہ صمد)

نام رہائی مہدوالف لائی ۳۶۰ کتابیں موجود ہیں آئیں۔

آپ کو کھانا چاہتا تھا کہ میں نہ اپنی صورت دکھانا ہی پسند کرتا ہوں۔  
 (سیرۃ امیر المومنینؑ، جامعہ اسلامیہ کراچی، ص ۱۵۳)

یہ تو قابلِ مہاراجاؤں کی بات تھی، انھیں انگوٹھیں و چندار دستوں کی تو بھی امام احمد رضا نے قولِ جیس کی یا کبھی قبول کی تو جیلے جہانے سے اس سے لڑا کہوں دی۔ سفرِ عظیم آباد چنے کے دوران قاضی امیرالوحدی فردوسی کے شعر صاب نے آراستہ طشت میں کچھ جیلے اور تدریش کی تو قبول کرنے سے انکار کر دیا، میرزاں نے کہا: "مختصر ساٹھ (۶۰) روپے ہیں۔" تو آپ نے جواب دیا: "ساتھ ہزار بھی ہوں تو فقیر اللہ کے کرم سے بے نیاز ہے۔" (ایضاً، مضافاتِ دکن، قاضی احمد، ص ۱۰۱ تا ۱۰۲)

۱۳۳۷ھ میں امام احمد رضا جیل پور تشریف لے گئے، قریب ایک ماہ چار دن قیام فرمایا، میرزاں مولانا شاہ عبدالسلام رضوی علیہ الرحمہ نے ایک ہزار روپے پے پے کئے۔ قبول تو کرنے لگے مگر اس سے کئی گنا زیادہ نقد اور ملائی زیادت میرزاں احمد ان کے کچل و کچیل کو پیش کر دیے۔ (ایضاً، جیل حضرت ابی عبد اللہؑ، جامعہ اسلامیہ کراچی، ص ۱۵۰ تا ۱۵۱)

سفرِ مکمل پور کے دوران جو ان کو کھانے لے، وہ وہاں لے گئے، خواہی، شاد خواتوں میں تقسیم کر دیے۔ (ایضاً، ص ۱۵۱ تا ۱۵۲)

پچھل اپنے درخت سے پھٹتا جاتا ہے، امام احمد رضا کے بڑے صاحبِ جزا مولانا شاہ رضا خاں تھے۔ کلامِ حیدر آبادیوں نے ان کو حیدر آباد لے کر دھوکہ دی۔ منصبِ تاجی القضاۃ (جج جس کا) عہدہ و جیل لایا۔ ہر طرح اصرار کیا، ہر طرح لالچ دیا تو مولانا موصوف سنے یہ جواب دے کہ کلامِ حیدر آبادیوں گرویا، قرآن: "میں جس دروازہ کھڑا کریم کا فقیر ہوں میرے لئے وہی کافی ہے۔" (سیرۃ امام احمد رضاؑ، جامعہ اسلامیہ کراچی، ص ۱۵۳)

مولانا احمد ایمان رضا خاں مولانا شاہ رضا کے بیٹے تھے اور امام احمد رضا کے پوتے قریب و جوار کے دیہات میں اور دور دراز کے شہروں میں ایامِ رضا خاں دینی اجتماعات اپنے خرچے پر منعقد کرایا کرتے تھے۔ (ایضاً، طرزِ نظامِ امراء، جامعہ اسلامیہ کراچی، ص ۹۹)

(۱) اسی شخصِ امام احمد رضا خاں، ص ۱۶۷  
 ثوابِ مہاراجاؤں کی بات ہے، بریلی، انجمن آریہ تو ثواب کی ابتلاشِ عینِ رک تھی، ثواب کے مدارِ المہاراج (دورِ مہاراج) اور سیدی مہدی حسن میاں جے پی سے قریب ہزار روپے کی تدریجِ خدمت میں حاضر ہوئے، غالباً بعدِ ظہر کا وقت تھا، آپ (جیل حضرت امیر المومنینؑ) قیلولہ (دوسرے کھانے کے بعد تھوڑی دیر لیٹ کر کھتے ہیں) فرما رہے تھے، مہاراجا کی چمکتے کھانے پوچھا: "کیا ہے؟" عرض کیا گیا: "یہ بڑا بڑا ہزار روپے اور دھوکے کے جنتِ ثواب ملاقات کے خواہش مند ہیں۔" کھڑے کھڑے جواب دیا: "یہ بڑا بڑا (اس جنت کا) بڑا بڑا (آج کا) بڑا ہلاک کیا؟ کتنا بھی ہو، واپس لے جائیے اور ثواب سے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے قابل کہاں کہ ان کو بلا سکوں اور تم میں والیوں کی ریاست کے آداب سے واقف کہ خود جا سکوں۔" (ایضاً، جیل حضرت امیر المومنینؑ، ص ۱۶۷ تا ۱۶۸)

کھڑے کھڑے لایا جواب، بظاہر معلوم نہیں ہوتا مگر جیلِ شانِ فقیری ہے، یہ جیلِ شانِ درویشی ہے جو حکمرانِ وقت کو بھی خاطر میں نہیں لاتی۔ جس کی مثال بزرگانِ کائنات کی حیات و کردار میں ملتی ہے۔ ثوابِ حیدر آباد کا واقعہ مولانا سیف الاسلام دہلوی کی روایتی سننے "میں نے سو داگر کی محلہ سے کئی بڑیوں کے ساتھ کلامِ حیدر آباد لے کر آکر لکھا کہ: "مختصر یہی میرے یہاں تشریف لاکر مضمون قرآن کیا مجھے ہی نیاز کا موقع ملتا ہے قرآن میں۔" تو آپ نے جواب دیا: "میرے پاس اللہ تعالیٰ کا محتاج ہے فرمایا ہوا وقت صرف اسی کی اماعت کے لئے ہے جس آپ کی آؤ بجنت کا وقت کہاں سے لاؤں۔" (سیرۃ امام احمد رضاؑ، جامعہ اسلامیہ کراچی، ص ۱۵۳)

نیک مولانا سیف الاسلام دہلوی بیان کرتے ہیں: "ثواب حاصلِ خاص مرحوم کے متعلق معلوم ہوا کہ کئی بار انہوں نے اپنی حضرت کو لکھا کہ: مختصر یہی پور تشریف لائیں تو میں بہت ہی خوش ہوں گا اگر یہ ممکن نہ ہو تو مجھے زیادت کا موقع دیں۔ آپ نے جواب میں فرمایا کہ آپ صاحبِ کرام، زبانِ طہیر، ہمیں کے مخالف شیعوں کی طرف سے اوری اور ان کی تعزیر جاری اور ماتم و غیرہ کی بدعات میں معاون ہیں، البتہ میں



۱۱۴۲ھ بروز جمعہ ۱۲ جون ۱۷۲۹ء

بریلی کے قریب تلمیر شاہ جہاں پور سے مولانا عبدالغفار خاں نے ایک مسئلہ دریافت کیا تو فرمایا ہے: ”یہ فقیر بھلا تعالیٰ غنی ہے۔“ موابل فرماتے ہیں: ”لے لے لے۔“ امدادی ضمیمہ لکھا کہ ”مولانا احمد رضا خان اسلمہ رضا خان اٹکلی، ۱۲ جون ۱۷۲۹ء“

مولانا محمد علی چشتی، مصدر، نجم تھانیہ لاہور سے قاعہ ہو کر تحریر فرماتے ہیں: ”اوپنے سے زیادہ حقے پلایا، مگر دیا کے مال وصال میں زیادہ ہے (تو) قلب سے اندر سے اسے حقیر بناتا۔“ امدادی ضمیمہ امام احمد رضا خان اٹکلی، ۱۲ جون ۱۷۲۹ء

ریاست بنیال کے شیخ محمد صاحب کے جواب میں یوں رقمطراز ہیں: ”یہاں بھہ تعالیٰ کوئی پرکونی نہیں جانی۔ بظلم تعالیٰ تمام حدود ستان و دیگر تمام ملک میں جہت افریقہ و دوسرے خود عرب شریف و عراق سے اشتہا آتے ہیں اور ایک ایک وقت میں چار سو نوے حج آجاتے ہیں۔“ کہہ تعالیٰ حضرت احمد تھانی راہنہ کے وقت سے اس ۱۳۳۷ھ تک اس دروازے سے نوے چار سو نوے برس اور خود اس فقیر غفرلہ کے کلمے سے نوے لکھتے ہوئے اسی برس آئے۔ یعنی اس سفر کی ۱۳ تاریخ کو پچاس برس چوبیس گندہ سے اس کو کم سو برس میں کتنے ہزار نوے لکھے گئے۔ بارہ جگہ صرف اس فقیر کے قلم سے ہیں۔“ بھہ لکھا یہاں بھی ایک جہہ نہ لایا گیا۔ نہ لایا جائے گا۔ بھہ تعالیٰ ولا بھہ۔ معلوم نہیں، لیکن لوگ ایسے پست لغت و دلی است ہیں جنہوں نے یہ مینوسک (دلی کا طریقہ) کا اختیار کر رکھا ہے جس کے باعث دور دور کے ناواقف مسلمانان کی بار پوچھتے ہیں کہ فیس کیا ہوگی؟ ہماری نفا آفسلنحکم علیہ بن اخیوتہ ابن اخیوتہ، الا علی و بنی النعلین الشعراء ۱۶۳۷ ترجمہ: میں اس پر کوئی اعتراض نہیں کرتا، میرا اثر تو سارے جہاں کے پروردگار پر ہے، اگر وہ چاہے۔“ دلی ضمیمہ مع لکھی و ترجمہ امام احمد رضا خان اسلمہ رضا خان اٹکلی، ۱۲ جون ۱۷۲۹ء

طیعی نگارشات میں، دینی خدمت میں امام احمد رضا خان

۱۱۴۲ھ بروز جمعہ ۱۲ جون ۱۷۲۹ء میں بھی تھے، یہاں اوقات میں لکھا ہے۔ ”حیات مسرور علم و سوسہ و اہل علم اس سے“

یہ سیرت نگاروں کی زبان ہے، ”بہ خود صاحب سیرت کی زبانی ہے۔“ مولانا سید حمید الرحمن رضوی نو اکمال، بکھر دیش کے مشہور عالم دین تھے اور امام احمد رضا کے تلمیذ و تہذیب کش، ”شہوں نے کم ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ کو جواب مسائل کے لئے ایک مکتوب لکھا تو یہ بھی لکھا: ”لکھ روپے بطور استاذی خدمت کے روانہ کیا جاتا ہے۔“ امدادی ضمیمہ امام احمد رضا خان اسلمہ رضا خان اٹکلی، ۱۲ جون ۱۷۲۹ء

جواب میں لکھتے ہیں: ”جواب مسئلہ حاضر ہے۔“ بھہ لکھا کہ آپ کا روپہ نہ آیا اور آتا، اگر لکھ روپے ہوتے تو بھہ تعالیٰ واپس کئے جاتے۔ یہاں بھہ تعالیٰ نہ درشت جانی ہے نہ فتویٰ پر اجرت۔ (الف) امدادی ضمیمہ امام احمد رضا خان اسلمہ رضا خان اٹکلی، ۱۲ جون ۱۷۲۹ء (ب) نکات صاحب رضا، ۱۲ جون ۱۷۲۹ء

لکھتے سے جانی تا دہلی صاحب نے اشتہا کیا، اس میں ایک جملہ یہ تھا: ”قرح و فحرو کے لئے تو تمام خدمت کے لئے حاضر ہے۔“ جواب ارقام فرماتے ہیں: ”یہاں توئی پر کوئی شرح نہیں لایا جاتا، نہ اس کو اپنے حق میں روار رکھا جاتا ہے۔“ امدادی ضمیمہ مع لکھی و ترجمہ امام احمد رضا خان اسلمہ رضا خان اٹکلی، ۱۲ جون ۱۷۲۹ء

ریاست بہاؤ پور سے مولانا عبدالرحیم خاں کی سے اس جملہ: ”اجرت جواب آنے پر دی جائے گی۔“ کا جواب تھہہ کرتے ہیں: ”یہاں توئی پر کوئی اجرت نہیں لی جاتی، نہ پہلے نہ بعد، نہ دانے لئے اسے روار رکھا جاتا ہے۔“ دلی ضمیمہ امام احمد رضا خان اسلمہ رضا خان اٹکلی، ۱۲ جون ۱۷۲۹ء گور خان، دہلی لکھی سے محمدی صاحب نے لکھی بار خلو لکھ کر جواب مسائل حاصل کیے ہیں، ہر بار فتویٰ نے اجرت و قیمت کی بات کی ہے۔ ”ہم کا تہہہ دیکھتے، لکھتے ہیں۔“ قیمت کا لکھ کی نسبت پہلے آپ کو لکھ دیا گیا کہ یہاں توئی اٹکلی دیا جاتا ہے، یہاں نہیں آتا، آئندہ کسی سے لفظ نہ لکھئے۔“ امدادی ضمیمہ مع لکھی و ترجمہ امام احمد رضا خان اسلمہ رضا خان اٹکلی، ۱۲ جون ۱۷۲۹ء



ضیاء تلخ الشریعہ

## حضور تاج الشریعہ سچے یا دین سچے باتیں

قاری محمد امجد قادری  
پروفیسر: دلائل و سند دینی،  
کیپ ڈون ساؤتھ افریقہ

وہ شفاعت پہ ہوں مائل تو جرائم بھی لغو  
دامی مشرب توحید بھی یہ بات سنے  
شاید آجائے اسے داس یہ حریف معقول  
صرف توحید کا شیطان بھی خاکل ہے مگر  
شریہ ایسا ہے محمد کی اطاعت، یہ نہ بھول  
حضرت "جلد الرضا" کو مدارس کی موجودہ سطح سے کہ  
کچھ انوکھے انداز میں متنبہ فرماتا ہے کہ اسے آپ  
کا فی شکر پر پا کرتے تھے بلکہ حضرت اسے جہادِ باطنی اور تہذیبِ صالح کا  
عظیم نمونہ بنا کر اپنے بھائیوں کی احساسِ فطرت کے ہاں خود بار بار حضرت  
کو جامد آنے پر مجبور کرتا تھا۔ جامد آنے ہی حضرت تعلیمی سرگرمیوں کی  
بابت تفصیلات معلوم کرنے شروع کر دیتے، جملہ شعبوں کا جائزہ لیتے اور پھر  
ان میں بہتری لانے کے ذریعہ اصول بیان فرماتے تھے۔ طلبہ مدارس  
میں مذاق و کردار کی گروہات کا حضرت کو کافی احساس تھا اور انکی تدارک نہ  
کوششوں میں کوئی سرور اور کئے کو تعلیم پر جم تصور فرماتے تھے۔ کبھی مسجد  
کر گیا ہوتے کہ تعلیم پر ہم بھلا زور دیتے ہیں اگر تربیتِ اخلاق اور کردار  
سازی طلبہ پر اس کی غورِ مشیرونت بھی صرف کرتے تو کب کا جماعت  
میں انتسابِ صالح آچکا ہوتا اور دعوتِ تبلیغ کی کمی کا احساس نہ مامت  
سے حارے سر نہ ختم کرنا تا اس لیے ہماری دعا ہے کہ وہی خواہش ہے کہ یہ جامد  
بہاں تعلیم کے سپرد ان میں اپنی تعلیم کر آپ ہو ہیں تربیت کے حوالے سے  
بھی اسے خالق ہونا چاہیے تاکہ یہاں غابری علوم کے ساتھ ساتھ باطنی  
رج و مرج کا بھی سہرا اہتمام اور نظام ہو کہ تعلیم اور غیرت نکلت ہے۔

ایک مرتبہ حضرت دہلی سے اپنی دکانی پر شام کے وقت غلاب  
معمول آچانک جامد کی چار دیواری میں وارد ہو گئے اور اس وقت ہم

حق حضرت محمد دین ولایت امام احمد رضا خاں محدث بریلوی  
اور خانوادہ رضویہ سے ہمارا تعلق بڑا گہرا اور انوکھا ہے کہیں کہ شعور  
کی آنکھیں کھولنے کے بعد ہم نے اپنے گھر آنے سے زیادہ اس خانوادہ سے  
کا چچا جانا اور اپنے آپ کا کامدار سے بڑھ کر اس گھر کے اکابرین کی عظمتیں  
ہمارے کانوں میں پڑیں، گو یا اس خانوادہ سے رشتہ و لگاؤ کی گہرائی  
نس نس میں دوڑ گئی ہے اور اس گھر کے اکابرین کی تاسوس پر ہڈی  
فدا بیت قلب و فکر کی گہرائیوں تک اتر گیا ہے اور کیوں نہ ہو کہ یہ حارے  
ختمک ایمان کی چھاؤنی اور حارے عشق و حقیقت کی راہ دہانی ہے۔

تاج الشریعہ علامہ حق اختر رضا خان معروف بہ ابوریہاں  
قلیدہ جوں کہ اس خانوادہ کے کلاڑے چہیتے اور چشم و چراغ ہیں، اس  
لیے ان سے اس و لگاؤ خطری بات ہے۔ مجھے حضرت کو قریب سے  
پڑھنے دیکھنے اور سننے کے مواقع بہت کم میرا آئے جس کا مجھے کافی تعلق  
رہا تھا، پھر اللہ کے کیے سے جب تقرری اساتذہ کے سلسلہ میں "جامد  
الرضا" میں ہونے اعتراض کے بعد مجھے وہاں مدرکہ اول کی حیثیت سے  
شریف تہ دیش کے تلمیذ اور منصب پر مقرر ہوا نصیب ہوئی تو پھر وہ  
حسرت و انکس جاتی رہی۔ اور پھر بہت قریب سے حضرت کو سننے دیکھنے  
پڑھنے اور لکھنے کا موقع چھانچا۔ میری حضرت سے ملاقات کا کل آٹھ  
مہینے "جلد الرضا" پر علی شریف ہے اور میں کہتے ہیں ان کی نسبت بڑی  
بہاں ہوتی ہے، واقعہ اگر یہ سچہ رضویہ علی میں حاصل نہ ہوتی تو شاید  
یہ کجاست سعادت میسر نہ آتے نسبت کی سر ہندی کے حوالے سے ہر شاہ  
کو ہلاوی کے عشق جھانے سے تہذیب و اعلیٰ شعاد کیس میں ہر داؤد حسین نہ  
دیا اپنے ذوقِ شریعی کو کھلنے کے لیے اسے:

نسبتوں سے نہ اگر ہو تو محاسن بھی مٹاؤ



حضرت کے درس میں شریک ہونے کی غرض سے درودت پر حاضر ہونے لگے۔ درس کیا ہوتا تھا پیسے علم و مکتب کی نہر بہا رہی ہوں، دلائل و دلائل کے دھارے سے جھلک رہے ہوں اور حقیقات و حقیقات کی بھرپور برسی رہی ہوں۔ بخاری شریف کے علاوہ بھی کئی کئی کتابیں حضرت کے درس میں شامل تھیں۔ ہم جیسے غیوروں کے مقابلہ علم کو دیکھتے ہوئے حضرت کے پیروں آلودہ میں ہوا کرتے تھے۔ درود بخاری شریف پر حضرت کا بیان عربی پروردگار شیعہ حضرت کی جو طبیعت و حکمت علمی اور قوت اعتقاد کا منہ پاتا ثبوت ہے۔ ہر زبان میں حضرت کی طوٹی ہوئی ہے۔ اردو فارسی عربی اور انھیں میں الفاظ کے درود است اور جلوں کی سجاوٹ دیدنی اور شنیدنی ہوتی ہے۔ ایک شہادت دیکھیں۔

کسی موقع پر میں نے حضرت سے قصیدہ پروردگار شریف پڑھنے کی اجازت طلب کی تو حضرت نے زبانی حمایت فرمادی۔ میں نے عرض کیا۔ حضور انور صریح روکا ہے۔ فرمایا تب لکھنے میں اس پر حجت کیے دیتا ہوں۔ میں نے لکھنا شروع کیا، حضرت نے فی البدیہہ ایسا منگی اور منع اجازت نامہ مارا کہ کیا کہیں تو منگی میں کرا خلد ذرا جلوں کے نزدیک دیکھیں۔ سیاق و سباق کی تنہیم کے لیے پورا اجازت نامہ منگی نقل کیے دیتا ہوں:

بسم الله الرحمن الرحيم ، الحمد لله الملك المعظم ، و الصلوة والسلام على سيدنا محمد النعمة المهداة رحمة للانام ، و على آله الكرام ، و صحبه العظام ، و من تبعهم باحسان الى قيام الساعة و ساعة القيام ، و بعد !

لقد استجزت لقراءة سورة المديح فيها لنا ذا اجيز المسجيز - محمّد الفروز قادری جویا کوئی - بها و بكل ما اجرت من مشافعي الكرام - رحمهم الله تعالى -

و استل الله سبحانه و تعالی - ان يسهل خطاي و عظام و يوفقنا بما يحبه و يرزاه و اوصيه بملازمة السنة و مصاحبة أهلها و محاربة البدعة و مغالبة أهل الهوى و الاستقامة على نهج الهدى .

اس دوران میں خود بھی حضرت کی معرکہ آرا تھنٹھ "مرآة النجدة" کو اردو میں منتقل کر پاتا کوئی نصف تک پہنچا ہوں گا کہ پھر آج تک اس کی تکمیل نہ ہوئی۔ خیر! پھر ایک دن آئی کہ حضرت نے مجھے بطور خاص بلوایا اور یہ درود کے ساتھ سنو غلغلتہ دعا فرما کر مجھے ملو کر لیا۔ اس وقت حیرت و سرمت کی جو کیفیت مجھ پر طاری تھی اس کی تصویر بھی حرف و صوت سے سن نہیں۔ حیرت اس لیے کہ اس سورا کران میں کتنے لوگ لہا رہے تھے۔۔۔ بقیہ صفحہ ۳۱ پر ملنا نظر فرمائیں۔

## فقہی سیمینار

حضرت ناظم اعلیٰ شرعی کونسل نے شاندار خطبہ استقبالیہ پیش کیا جس میں نوید مسائل کی اہمیت اور اس کا شرعی مل نیز ملانہ کی اہمیت اور ان کی خدمت کو خوب سراہا نیز منہ دین کرام کی آم پر خیر مقدم کہا اور ان کی آم کا شکر بھی ادا کیا۔

اس کے بعد ناظم مجلس نے شاندار اہل سنت و فروعی ناظم، سلطان اہلبیاد تاج الشریعہ سیدی و ستازی حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری دام ظلہ کو خطبہ صدارت کیلئے دعوت پیش کی، حضرت کی طرف سے حضور کا تحریر کیا ہوا خطبہ تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد شعیب رضا صاحب نے منہ دین کے سامنے پڑھا حضرت نے خطبہ میں علما و کولان کی خدمت واری کا احساس دلایا اور ان کی خدمات کو سراہا اور علم خاں کے سنوٹوں میں امانت ہے اس امانت کی حفاظت پر ذرا دلایا اور ضیانت کرنے کی وعید سے گھبراہٹایا نیز دیگر قیمتی نصیحتوں سے بھی نوازا۔

پھر ناظم مجلس نے سلطان الاسانہ و صحت کبیر حضرت علامہ شیخ اصطفیٰ قادری احمدی رضوی مدظلہ کو ”خطبہ تفتیح“ کے لئے دعوت کیا حضرت محدث کبیر مدظلہ نے تین منوات کا خطاب منہ دین کے مقالات کی روشنی میں قراہا اور بحث کی جہت کو نصیحت فرمایا۔

یہ سیمینار منجیل طوائف پر مشتمل تھا:

- (۱) حق طاعت، حق ایجاد، حق تعقیف کا حکم (۲) بے اذن ولی غیر کلو میں نکاح کا حکم (۳) عوامی جگہوں پر آواز ادا تصویروں کا حکم نماز کے حوالہ سے

جلس اول میں خطبہ استقبالیہ، خطبہ صدارت، خطبہ تفتیح کے بعد موضوع اول پر گفتگو شروع ہو گئی اور یہ مجلس صدر مجلس کی دعا پر تقریباً ساڑھے گیارہ بجے اختتام پزیر ہوئی۔

مرکز اہل سنت بریلی شریف میں شرعی کونسل آف انڈیا کا ساتواں فقہی سیمینار ”مرکز الدرامات الاسلامیہ جلد۱۱ رضا“ کے ”علامہ حسن رضا کانفرنس“ ہال میں ۲۷/۱۹/۱۸ء رجب المرجب ۱۴۳۹ھ ۲۳/۳/۲۰۱۸ء بروز جمعہ، وقتہ اوقار اعلیٰ بیات پر منعقد ہوا جس میں بے پناہ شہسوار، علما و فقہاء نے شرکت فرمائی اور سیمینار کو کامیابی کا مرقع سے جھنکایا۔

یہ سیمینار پانچ نشستوں پر مشتمل تھا جس کی سرپرستی مندوب ذیل حضرات کے سپرد تھیں۔ محل گزار برکاتیت حضرت ڈاکٹر سید شاہ محمد امین برکاتی دارہری، انجیبلت حضرت سید شاہ محمد نجیب حیدر برکاتی دارہری رئیس الانقیاء حضرت مولانا سید شاہ محمد اہلس مفتی قادری و اعلیٰ بکراہی، امین شریعت حضرت علامہ محمد سلیمان رضا رضوی بریلی مدظلہ ہند جبکہ ہر نشست کے صدور ناظم الگ الگ رہے۔ مجلس اول کی صدارت تاج معقولات حضرت علامہ شیر حسن رضوی مدظلہ اعلیٰ اور نظامت حضرت مولانا فیضان اصطفیٰ صاحب نے مجلس دوم کی صدارت محدث کبیر مدظلہ اور نظامت حضرت مفتی محمد حسین ہوا اثنائے مجلس دوم کی صدارت حضور تاج الشریعہ مدظلہ اور نظامت حضرت مفتی آل مفتی صاحب نے، مجلس چہارم کی صدارت استاذ اہلبیاد حضرت قاضی عبدالرحیم اموی مدظلہ اور نظامت حضرت مفتی محمد معراج القادری صاحب نے مجلس سیمینار کی صدارت علامہ سید شاہ علی راہپوری اور نظامت حضرت مفتی محمود اختر رضوی احمدی نے اہتمام دیا۔

جلس اول کا افتتاح کلام پاک اور وقت پاک سے ہوا بعد ناظم مجلس نے شرعی کونسل آف انڈیا کے ناظم اعلیٰ شہزاد تاج الشریعہ حضرت علامہ ابوحسام محمد مجید رضا قادری مدظلہ کو خطبہ استقبالیہ کے لئے دعوت کیا،

(۳) حقوق اشاعت تصانیف اور تجارتی گزروں یا شہاداتی ایجادات اور دواؤں کے کاروبار وغیرہ کے حقوق متعلق مجلس سامنے آئیں کہ یہ حقوق مجرور ہیں یا حقوق مؤکدہ ہیں۔

اس مسئلہ میں چند رائے سامنے آئیں اول یہ کہ یہ حقوق مؤکدہ ہیں کہ تصنیف جو مال ہے اس سے متعلق ہیں یہ رائے مفتی انور رحمانی اور مولانا فیضان المعطیٰ کی تھی۔

دوسری رائے یہ تھی کہ یہ حقوق مجرور ہیں اگر کتاب وغیرہ کی طاعت صنعت کر کے کوئی دوسرا شخص تجارت کرے تو اس میں مصنف کے لئے ضرر ہے اور یہ حق شرب کی طرح ہے جو کسی مال یا شخص سے متعلق نہیں۔ اکثر محدثین کی رائے یہی ہے۔

تیسری رائے حضرت محمد کبیر صاحب نے پیش کی کہ یہ حق مؤکدہ ہے اور نہ مجرور بلکہ اسے لال چال میں حق حق کہا جاتا ہے۔ جیسے مباحات پر قبضہ کا حق، مسجد میں نماز پڑھنے کا حق نہ مؤکدہ ہے اور نہ مجرور چوٹی رائے یہ سامنے آئی کہ یہ حق مجرور ہے مگر حق شہود وغیرہ سے بھی ضعیف تر، یہ رائے حضرت تاج الشریعہ نے پیش فرمائی۔

بحث کے بعد طے ہوا کہ وہ حق مجرور ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم  
(۴) طے ہوا کہ تصنیف کا حق اشاعت مانتی ایجاد کا کاروبار کتاب یا کسی مال کے ساتھ معاشرت کرنا جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم  
(۵) مصنفین و موجدین کا اپنی تصنیف و ایجاد کی رائے کتاب کی اشاعت کرنے والے سے اور ایجاد کی صنعت و تجارت کرنے والوں سے مقرر کرنا اور وصول کرنا جائز ہے یا حرام؟

اس سلسلہ میں مختلف فیصلے ہوئے کہ مصنف یا موجد ایجاد نے جب ان کے مذکورہ بالا متعلقین کو تجارت کا واسطہ ملال نہ دیا تو خود تجارت میں عملی طور پر شرکت نہ کی ہو تو وہ نہ مضار بتا ہے اور نہ شرکت مجبہ کی کسی قسم میں داخل ہے اس لئے رائے کو یکن و دین شرعاً حرام و ناجائز ہے، لعل اللہ بحدث بعد ذلک نعم رسول اللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت تاج الشریعہ نے فرمایا:  
”رائے رائے میں اگر مصنف نے یہ کہہ دیا کہ میں کچھ نہیں لوں گا اور طالع نے

تجربوں موضوعات پر مبنی کرام کے درمیان مکمل ماحول میں ہمیشہ ہوگی اس کے بعد تجویز مادی کا فیصلہ اتفاق رائے ثبوت کر لیا گیا۔ نیز مجلس عظیم میں دوسرے فقہی سمینار کے ایک موضوع کا ایک گوشہ نشین کیا تھا اس پر بھی مجلس ہوگی اس کے بعد اتفاق رائے وہ گوشہ نشین عمل ہو گیا اور اس کا فیصلہ ثبوت کر لیا گیا جس پر رابعتین فیصلہ پورے کے ساتھ تمام مبنی کرام کے خلاف ثابت ہیں۔ اداہ جملہ محدثین کرام کو شریعت کو تسلیم کے مسائل کو تسلیم کرنے کی کامیابی پر دل سے مبارکباد پیش کرتا ہے نیز ان کا شکر یاد کرتا ہے۔

### مجلس دوم کا فیصلہ

بسم اللہ والحمد للہ والصلوة علیٰ رسول اللہ لما بعد!

#### حق طباعت و حق ایجادات کے احکام

(۱) تمام متقینان و متدینین اس بات پر متفق ہیں کہ مال کا بانی ہونا ضروری ہے خواہ وہ عین ہو یا دین جیسا کہ تصریحات فقہائے کرام سے واضح ہے اور جن مشائخ کرام نے حق شرب کی اصطلاح کو جائز قرار دیا ہے اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ ان کے نزدیک حقوق مال ہیں بلکہ اس کی وجہ تعامل ہے ”فتح القدیر“ میں ہے ”وحدودہ مشایخ بلع کاسی بکرا الامسکافی ومحمد بن مسلمة لان لعل بلع تعاملوا ذالک لحاجتهم الیہ والفیصل بترك بالتعامل“ (فتح ہار جلد ۲ صفحہ ۴۰۳) اعلیٰ دہ عدل پریس پورہ گزٹ اور اللہ تعالیٰ اعلم

(۲) اس بات پر اتفاق ہوا کہ حق حق کی جو قسمیں ہیں اول حق مؤکدہ جس کی تعمیر حق ثابت و حق منکر سے ہوتی ہے دوم حق مجرور۔

حق مجرور جو مجلس میں منکر ہوا اور صاحب حق کو صرف دلائل تملک (ذکر دلائل تملک) حاصل ہوا اور اس کا ثبوت اصالت نہ ہو بلکہ صرف بلع ضرر کے لئے ہو۔

حق مؤکدہ وہ حق ہے جو مجلس میں منکر ہو صاحب حق کو دلائل تملک بھی حاصل ہوا اور اس کا ثبوت اصالت ہو (ذکر مجلس دفع ضرر کے لئے) یہ تعریف ہایدو لکھا دو غیرہ کی عبارتوں سے ماخوذ ہے جو کتاب الفقہ میں مذکور ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

## نہاز سے متعلق

(۲) اگر نہایت سوجھے ہوئے اور نہ گھروائی پتھوں پر جہاں ذی روح کی تصویریں آویزاں ہوتی ہیں وہ موجب کراہت نماز ہیں کہ وہ تصویریں اگرچہ عبادت کے لئے نہیں، ازیت و اعتبار یا دیگر مقاصد کیلئے آویزاں ہوں، جائے تفریح کے سوا ہر صورت میں ایک گوند فروغ تعلیم ہے اس مسئلہ میں تصویریں آویزاں کرنے والے کی نیت کا اعتبار نہیں بلکہ نیت فعلی کا اعتبار ہے، تصویر موضع مسجد میں ہو تو اشک کراہت، آگے سمت قبلہ یا اوپر ہو تو اس سے کفر، اور دائیں یا بائیں ہوں تو اس سے ظیف، لیکن ان صورتوں میں کراہت تحریمی ہی ہے اور چٹخے کے چپکے ہو تو کراہت تحریمی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) مذکورہ گھروائی پتھوں پر جہاں تصویریں آویزاں ہوتی ہیں مگر وہیں کچھ قفل پرست کرکٹ بگ مشینیں چلتی ہیں جہاں گروپش تصویریں ہوتی ہیں، لہذا ایسی جگہ نماز ادا کی جائے جہاں کہ بہرہ کی جماعت کے اکار بعلائے کرام کا اس پر عمل ہے۔ اس میں اتنا ہے عام نہیں اس لئے دفع حرج یا عموم بلوئی کا سہارا لے کر نماز کو ناقابل کراہت قرار دینا بالکل بے جگہ ہے۔ ہاں ٹرین یا پلٹین چھوٹی مغلطون ہو تو جہاں موقع ملے وہاں نماز پڑھ لے اگر سامنے اوپر دائیں یا بائیں تصویریں ہوں تو بعد میں عادیہ کے کراہت کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) موبائل پر نظر آنے والی صورتیں تصاویر ہی ہیں مگر مواصلات قیام موضع کھوکھو کے قائل پر ان کا چہرہ اور اعضا نمایاں نہ ہوتے ہوں تو موجب کراہت نہیں ورنہ مستحکم کراہت ضرور ہے۔ لیپ ٹاپ، ٹی وی، پروڈیکشنیں پر نظر آنے والی صورتیں بھی تصویریں ہیں اور ان پر تصاویر ہی کے احکام ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) انیکڑا ایک ذرائع ابلاغ میں جن میں تصویریں نظر آتی ہیں ان کا استعمال بے تصویر صرف آوازوں کے ذریعے بھی ہو سکتا ہے لہذا دماغ کے گوشے تک پہنچائی آوازیں پہنچا کر کسی بھی سوال و جواب کا اقدارہ و استفادہ اور احقاق حق و بطلان باطل کر سکتے ہیں اسی طرح بے تصویر انٹرنیٹ کا بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ یہی سطور ملاحظہ فرمائیں

کہہ دیا کہ میں کچھ نہیں دیکھتا پھر بعد میں اپنی رضا و خوشی سے کہہ دے تو لیے میں حرج نہیں۔" واللہ تعالیٰ اعلم

## مجلس سوم کا فیصلہ

### بے اذن ولی غیر کفو سے نکاح کا حکم

(۱) باطلاق رائے نے ہوا کہ حرج و مضرت کی بنا پر نکاح میں کفایت و عدم کفایت کا اعتبار عرف پہنچی ہے اس لئے جن چیزوں میں جس جس حرج و مضرت کی وجہ سے کفر یا عتق نہیں رہا وہاں نکاح صحیح ہے اور جن عاقلوں میں دو نکتہ کا عرف باقی ہے وہاں متاخرین مشائخ کا فتویٰ کے خلاف فتویٰ عمل کیا جائے کہ نکاح اصلاً نہیں نہ ہوا۔

"رد المحتار" میں ہے: "وفی الفسخ ان الموجب ہوا مستفاد من اہل العرف فہو رجع۔"

"فتاویٰ رضویہ" میں ہے: "ان الموجب ہو استقصاء اہل العرف فہو رجع ورمعہ وعلی ہذا یبنی ان یکون الحاکم کتبوا العطار والاسکندر لہذا ہذا من حسن اعتبارہا و عدم عتھا نقضاً علیہ" (فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۳۰۱) کتاب نکاح واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) روایت متفقہ پر اگر غیر کفو سے محبت نے نکاح کیا پھر پرچہ بھی پیدا ہو گیا تو اگرچہ یہ نکاح باطل ہے مگر من وجہ باطل کس نکاح کے فسخ کی حاجت نہیں اور من وجہ فساد کہ بعد میں مہر مثل جہانمہ از کسی نہ ہو اور عدت واجب ہے اس لئے بیکر ثابت المہر ہوگا۔ "فتاویٰ رضویہ" میں ہے کہ روایت متفقہ پر بے اذن ولی محبت کے لئے کفایت شرط صحت نکاح ہے یا ولی اقرب نہیں از عقد عدم کفایت پر وراثت اپنی رضا ظاہر کر دے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۵)

اور "رد المحتار" میں ہے: (بجب مہر المثل فی نکاح فاسد) وهو الذی فقد شرطاً من شرط الصحة کتھود (بالوطی) فی القبل لا بظہر۔ (رد المحتار، ج ۱۰، ص ۳۰۱) کتاب نکاح واللہ تعالیٰ اعلم۔

## مجلس چہارم کا فیصلہ

### مواسی جگہوں پر تصویروں کا حکم





نظام کی پوری تعلیم مکمل کی اور عربی فارسی اور آباد پورڈ کی تعلیمی استعداد، مولوی، مفتی، عالم، کامل اور فاضل بھی بنیں۔ وہ کہ حاصل کیں۔ درس نظامی کی فضیلت اور پورڈ کا فاضل کا امتحان آپ نے ایک ہی سال ۱۹۶۱ء میں مکمل کیا۔

آپ کے اساتذہ کرام میں مفتی اعظم بعد علامہ مصطفیٰ رضا قادری نورانی اور صدر العلماء علامہ غلام جیلانی میرٹھی شیخ انور دارمیان، کامل ذکر ہیں جبکہ علامہ محمد رحمان رضا خان رحمانی میاں، چانپ مفتی اعظم ہند مفتی شریف الحق امجدی، علامہ قادری رضاء المصطفیٰ اعظمی، علامہ سید محمد طویل پانڈوی، علامہ سید محمد افضل حسین منگھری، علامہ محمد اختر رضوی میرٹھی سے آپ نے درس نظامی کی اکثر کتب پڑھیں۔

درس و تدریس و لٹوئی نویسی، فراغت کے بعد ہی ۱۳۸۱ھ بمطابق ۱۹۶۱ء میں بحیثیت مدرس دارالعلوم طلیغر اسلام بریلی شریف میں آپ کی تقریر ہوئی شروع میں درس و تدریس سے متعلق وہ مگر آپ کی کتبلی صلاحیت، بنیادی مہارت اور فطری بصیرت کو دیکھتے ہوئے رضوی دارالافتاء میں لٹوئی نویسی کی ذمہ داری بھی آپ کو مل گئی۔ چون کہ آپ خوش خلق کے ہیں، خوش خلق کے پوتے اور خوشی خوش خلق تھے اس لئے حضور مفتی اعظم ہند نے آپ پر خصوصی توجہ فرمائی۔ قاضی صاحب کو مفتی اعظم ہند سے لٹوئی نویسی سیکھنے اور قادی کی اصلاح لینے کا بہرہ و موقع ملا، چنانچہ آپ کی خود ہمدردی کے پیش نظر مفتی شریف الحق امجدی کے بعد حضور مفتی اعظم ہند نے رضوی مرکزی دارالافتاء کی پوری ذمہ داری قاضی ملت کے پرکردی۔ جب سے آخری سانس تک آپ نے تاج الشریعہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری صاحب قبلہ کے زیر نگرانی بریلی شریف کے مرکزی دارالافتاء کے مرکزی مفتی کی حیثیت سے لٹوئی نویسی، اصلاح قادی، تصحیح فتوے اور مفتیان کرام کی تربیت کے فرائض انجام دینے رہے۔ یوں دیکھتے تو ۳۵ سال سے زیادہ آپ نے ایک دم مدار مفتی کی حیثیت سے طے زندگی کی تاریخ نکھیں اور تقریباً ہی وقت سے نوحہ مسجد بریلی شریف کی امامت و خطابت کے فرائض بھی انجام دیتے رہے۔

چنانچہ مفتی اعظم ہند کے اطلاع شدہ، صحیح شدہ اور دیگر اہم خدمت سے "دارالافتاء" قادی کی ایک حروف اور متعدد کتاب ہے جس پر امام احمد رضا قادری محدث بریلوی نے حاشیہ تحریر فرمایا، جس کا نام ہے "جد المصنف" اس حاشیہ کو قاضی ملت نے اپنے چھٹی اوقات سے کر

نقل فرمایا اور شائع ہونے سے محفوظ کر لیا ہے یہ کتاب پانچ جلدوں پر  
روحانیہ میں بھی بھی اجازات حاصل تھی۔

مشکل ہے۔ آپ نے عالمگیری (کتاب خلافت) مجموعہ قواعد، کتب لغت و حدیث، حاشیہ فتح الباری، حاشیہ فتح الخوارزمی، حاشیہ عمدة القاری، حاشیہ جلالہ، حاشیہ مواب الیہ کے علاوہ کئی دیگر کتابوں کے حواشی و محضر رسائل کو بھی نقل کر کے خریدہ ہوسنے سے محفوظ کر لیا ہے۔ "مسندہ مسافر" بھی انہی میں شامل ہے۔ چنانچہ قاضی صاحب کا یہ ہم بھی اہل سنت پر عظیم علمی و دگرہی احسان ہے۔ لیکن ہماری احسان شناسی کا تقاضا یہ ہے کہ انہی کی خدمت میں نظر عام پر انہیں ساتھ حقیر احمد اعظم الاسلام کے عظیم علمی و تحقیقی کارنامے کو دلوائے گا سب سے شکر کریں۔

آپ نے ذاتی دلچسپی کی بنیاد پر دینی کتابوں کی اشاعت و تشریح و ترویج کیلئے ۱۹۷۲ء میں اسلامی مارکیٹ، برٹل شریف میں "قادی بک ڈپ" بھی قائم کیا۔ جس کے زیر اہتمام اعلیٰ حضرت کے ۱۰۰ سے زائد رسائل شائع کر کے محام و خواص کو روشنی خدمات سے روشناس کرایا۔ آج بھی یہ عظیم الشان اشاعتی ادارہ آپ کے صاحبزادے مولانا محمد رضا دارالرحمان سنبھال رہے ہیں۔

فریادِ حرمین شرقیہین: ۱۹۸۶ء میں آپ نے حج کی نیت سے فریادِ حرمین شرقیہین کا مبارک و مسعود سفر فرمایا، علامہ حسین رضا خان علیہ الرحمۃ بارہوی بھی ہمراہ تھے۔ اسی سال سعودی عرب کی واپسی حکومت نے خصوصاً تاج اشرف مفتی اختر رضا خان اذہری کی ماہاں صاحب قید کو حج کرنے سے روک دیا، مگر جیل بھیج دیا۔ جس وقت حضرت اذہری کی ماہاں کی گرفتاری ہوئی اس وقت علامہ حسین علیہ الرحمۃ کو بھی ملت ہدیہ منورہ میں تھے آپ نے صرف ایک مہر حج فرمایا۔

بیعت و خلافت: ۱۶/ ربیع الاول ۱۸۹۶ء کو کوٹلی میں نے حضور مفتی اعظم ہند کے دست حق پرست پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ ۲۲/ رجب المرجب ۱۸۹۶ء کو کوٹلی اعظم ہند نے آپ کو خلافت و اجازت عطا فرمائی اور جملہ کتاب احادیث، کتب فتنی، الاما، جملہ شائع مضامین و فتاویٰ اور دوسری اسرار و ذخائر تک کی اجازت مرحمت فرمائی۔ آپ کو حضور مفتی اعظم سے پہلے اپنے عہدائی سلسلہ طریقت شیعہ سے فخر

آپ کے غلام میں چند کے نام حسب ذیل ہیں۔ مفتی محمد  
تاج علی، بارہ بنگلو، مفتی محمد مقرر حسین قادری کٹیہاری، مفتی عبدالرحیم  
مشرع داروٹی، مفتی محمد احسن رضوی مظفر پوری، مفتی محمد پٹیس رشا اوبیہ،  
مفتی محمد الطاف حسین رضوی جٹچی وغیرہ

عقد مستون والا د ۳۰ مئی ۱۹۸۶ء آپ کا عقد مستون ہوا۔ آپ کے ہر اجزا جو اے محمد ریاض الرحمان، محمد رضا الرحمان، غلام مرتضیٰ غلام محسنی، محمد محبوب الرحمان اور رضا اجزا دیں ہیں۔

حوصلہ پر خلال وحوالہ سے عمل کا قاضی صاحب ۲۶ رمضان ۱۳۸۶ھ کو آپ کی آخری مرتبہ سرکاری دارالافتاء کو تشریف لائے۔ ۲۷ رمضان کو آپ کی طبیعت متزلزل ہوگئی، کچھ رمضان المبارک کو دھپ ۱۱۰۰ فہرے پر جلی میں داخل کرادیا گیا۔ چند روز رمضان المبارک ۱۳۸۶ھ بہ مطابق ۱۵ مارچ ۲۰۱۰ء کو باقاعدگی سے قیام سے انکار کرتے ہوئے وقتی طور پر تشریف لے آئے، جہاں خود کی آرام گاہ میں دہشت کے لئے آرام کی زندگی بھی بسر ہوگئی۔ آپ کا جد مبارک بذریعہ امیرہ بنفیس آپ کے آبائی وطن طلیع سعید حادو کو حجر لے جایا گیا وہاں آپ کی قرآن مجید و چارہائیں تاج الشریعہ علامہ مصباح رضا خان قادری مدظلہ سے چڑھائی۔

—☆—☆—☆—☆—

☆ فرمانِ اعلیٰ حضرت ☆

وے لوگو! تم اپنے پیارے مصطفیٰ ﷺ کی بیوی ہالی بیویس  
ہو اور بھول گئے تمہارے چاروں طرف ہیں۔ وہ جا چکے ہیں کہ تمہیں  
بھوکا نہیں، تمہیں تھکتی ڈال نہیں، تمہیں اپنے ساتھ خیمہ میں لے جائیں  
ان سے بچو اور بھاگو۔ دیکھو، بھاری، بھاری، پکڑاؤ، بھاری، بھاری یہ  
سب فرقے تھے، بیٹھے ہیں، تمہارے امکان کی تاک میں ہیں۔ ان  
کے صلوات سے ایمان کو کھاتے۔

(وصفاً واثراً / ص ۱۸)

## فکر بنیاد

مسلمانوں کی تاریخ میں ایسا موقع بھی نہیں آیا۔ مغرب زدہ ملک، گمراہ  
پرست عقلمن، بہت گریو و علما، شیطان خواہ مخواہ کا تدبیر  
جہاں اسلامی روایات اور اصولوں کو بری طرح کھیت کر رہے ہیں وہاں  
ان کی کوشش ہے کہ ہر اس ڈگر پر پہنچیں کہ اسلام پر دل و جان سے  
فدا ہونے والے سادہ دل مسلمانوں کے انکار دیکھتے ہوئے گمراہ کیا جائے۔  
اس ضمن میں سب سے زیادہ غلطی پر و دیکھنے و محوروں میں کیا جا رہا ہے  
اور اس کا نظریاتی اعتقادی اور عملی تاثر اسلام سے توڑنے کی کوشش میں  
کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا جا رہا۔ کہا جاتا ہے کہ اسلام نے وراثت  
میں عورت کا حصہ مرد کی نسبت کم رکھا ہے، یہ بھی ہے کہ دیکھتے و کیا جاتا ہے  
کہ شریعت میں عورت اور مرد کی کوئی برابر اثر نہیں دئی گئی اور بھی یہ  
عبرت اور مرد کی دین میں شریعت کیوں ہے اور بعض جذباتی لوگ تو  
خدا کی حکمتوں کو پالائے حاق رکھتے ہوئے عورت اور مرد کے درمیان  
حائل تمام لٹائی، جمنی اور عقلی بنیادوں کو جہدم کر کے محوروں میں سستی  
شہرت کے حصول کے لیے خدا کی ناراضگی تک عمل لینے کے لیے تیار  
ہو جاتے ہیں حالانکہ محمد اور خیر القریبوں اور قاسمہ بڑا ناول سے خدا کی  
قانون کے لاپرواہی اور اہل دغاوت و قحطوں اسی موضوع کیا جاسکتا ہے۔

اس وقت ہماری قوم گرمی ہے، ہمارا گرد اور مجروح ہو چکا  
ہے، ہمارے اہل علم اور تربیت کا ہوں میں دانش ور دانش اور خیر و صلاح  
دوسروں کے غرض ہوتی ہے۔ تعلیمی اداروں میں بھی "دشوت اور دانش" کا  
مہنگ مرض ہی طرح مزاحمت کر گیا ہے۔ اس قوم کا کیا بنے گا جس کے  
بالا دلیہ سے کانکت بھی واقفیت شناسی اور دشوت کے بھیرے ملتا ہو۔  
ان حالات میں اپنی گرتی ہوئی اور دم قوتی ہوئی قوم کا آخری سہارا بنی  
نسل کے نوجوان اور "خواتین" ہیں اور اگر ہم غلطی نہیں کھاتے تو اسلامی

اہل انسانی اقدار کو بحال کرنے والی وہ کامیاب اور فیض  
بخش تحریک جس کا آغاز حسن کا ناکت حضرت محمد ﷺ نے دعوت نور  
رساں سے کیا اور دعوت بردوں کی خلافت کو دشمنوں سے حرین و کمانی  
دیتی ہے تحریک حق کو پہلے مرحلہ پر ہی شدت و کراہت کی آغوشوں میں  
حضرت محمد ﷺ کی گہری دشمنی سے نہانے جس طرح مالی اور جانی مدد فراہم کی  
وہ تاریخ کے غالب علم سے پوشیدہ نہیں۔ صحیح بات یہ ہے کہ اسلامی  
تحریک کا وہ پہلا "قوام" جو خوشحال و مستحکم کی مضبوط اساس ثابت ہوا،  
اس میں رسول اللہ ﷺ کا پاکیزہ شباب، ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے متین  
تجربات، علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا معصوم بچپن اور حضرت عبد بنہ و انیس کی  
عفت آراء و اہمیت بہترین مفسر ہے اس وقت ایک بار، پھر انسانوں کو یہ  
بنیادی ضرورت محسوس ہوئے تھی ہے کہ عورت ام المؤمنین کے نقش قدم  
پر چلتے ہوئے ان اصولوں اور تعلیمات کی وضع خود روشن کرے جس کی دنیا  
اور نور میں "اسلام" کہتے پھر پور اور جامع نظام سے انسانیت کی تقدیر  
بدلنے میں کامیاب ثابت ہو سکے۔ یہ بات بخیر کی شک ہے کہ جاسکتی  
ہے کہ عورت جب تک "غلبہ اسلام" کے لیے اپنی ذمہ داریوں کا  
احساس نہیں کرے گی انقلاب حق کے راستے ہموار نہیں ہو سکیں گے۔

وہ عورت جس کے سینے میں ملت کی زبوں حالی کا گہرا احساس  
مار دیا ہو اور اس کے دماغ میں رسول اللہ ﷺ کی امت کی انگلیں  
ھلکیاں طوقاں افرازی ہوں بھیا وہ ہر قیمت پر چاہے گی کہ شہریت ملت  
بجز بشراب سے کسی نہ کسی طرح حاصل آجائے ہو۔ اس راہ میں حضور  
ﷺ کے غلام مردوں کی طرح عورت کو بھی جو قربا نکال دینی پڑیں گی وہ  
اس سے روٹی نہیں کرے گی۔ موجودہ حالات میں فکری اور عملی نقطہ نظر  
سے مسلمان جس سے حسنی، محمود اور فکری کی بے راہبرداری کا شکار ہیں شاید

محمد بن قاسم رحمہ اللہ کیسے بننے والی قوم بن زیاد اور ساری کیسے رقم کرتے انقلاب کی فحش اول گھر ہوتا ہے اور گھر کی تقدیر عورت کے ہاتھ میں ہوتی ہے، چاہے وہ ماحول کو کیڑی کی لگی بنادے اور چاہے تو مدینہ کا ماحول مگر کھنچ لائے۔

قوم کی تہذیب اور ملت کی باتوں سے جا رہا سوال ہے، ہماری انقلاب ہے اور خواہش ہے اور دور و مدائن کا تکیہ کہ وہ لوگوں اور خوب سوچیں کیا انہیں اللہ تعالیٰ نے بے مقصد پیدا کیا ہے یا ان کی تخلیق کا بھی کوئی مقصود ہے ہم سمجھتے ہیں کہ ”قیام دین“ کے لیے منزلِ عہد کی طرف رواں دواں کارواں ”خواتین“ کی حمیدہ اور شہینہ جدوجہد کے الطیرِ عایت کے ساتھ گوہرِ حضور حاصل نہیں کر سکتا۔

قوم کی تہذیب اتم سے طرک کا مستقبل رہا ہے ہماری آغوش سے طرازِ امت کی تحسین، پھوٹ سکتی ہیں جمہاری فیرت ارتقا و ترقی کی تاریخ رقم کر سکتی ہے ہماری حیا زندگی کے سحر میں پاکیزگی کا حاکم پیدا کر سکتی ہے ہماری اور ہندو سچا بننے و حق پرستی اور افسانہ کھڑکھڑ سے ملی ملیاں ”مکرم“ کرنے میں دقیق کر دہا کر سکتا ہے ہماری راتوں کے جگرتے قوم کا حقدور چکا سکتے ہیں ہماری مصیبتیں جمہاری تکلیفیں، ہماری مصائب، ہماری کراہتیں رنگ لائیں، ہمیں اور نگہاں کھا سکتے ہیں، راتوں کی برکھ لائیں ہیں، ہم صحت جانو تو قوم پھیل سکتی ہے ہم گھر میں ذمہ داری سنبھالو تو قوم امراض و ناچاروں کا پل بن سکتی ہے۔

میری بہن! تو غرب کی بنی تھیں، مشرق کی عزت ہے، حیرے سر پر فرنگ کا سایہ نہیں مجھ غمناک چھاؤں ہے، تیری زندگی کا مقصد تھیں تھیں زندگی ہے زندگی بڑے زندگی ہے زندگی بڑے زندگی ہے۔ حیرے دل کے فطری خطوط سے دنیا پر تھی نہیں خدا پر تھی کی تھیں تھیں کی آئی چاہئے قوم کے صلیب خواہی کی تعمیر تو ہے، ہفتا کاں جہاں نبی کی تصویر ہے کائنات کا رنگ حیران جو ہے، حیرتی کوہ تیری مہم، تیری آغوش، تقدیر ہے اور حوصلہ عزم ہے اور جہاد حیرے پاس کئی تھیں۔

اے بہت امت! کیا یہی تھیں کی حیرے مگر ہر تہیت میں خدیجہ رضی اللہ عنہا کا نام آتا ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا کی تاریخ آتی ہے، فاطمہ

تحریک کا شہر انقلاب بھی دور رخ رکھتا ہے ایک گھر کے اندر جہاں انقلاب کی جہانت ”عورت“ کو سکتی ہے اور دوسرا گھر سے باہر جہاں انقلاب کی جہنتی نور جان بچا سکتا ہے۔

ہمارے معاشرے کا نصف حصہ عورتوں پر مشتمل ہے اور مردانہ معمولات سے لبریز سوسائٹی کی ریڑھ کی ہڈی بھی ”عورت“ ہی ہے لیکن تم یہ کہ اس ترتیب کے لیے دو قسم کے قومی سطح پر اور مذہبی سطح پر مناسب اور اہل لائحہ عمل ترتیب دیا۔ جس معاشرہ کی ۸۰ فیصد خواتین اسلام کی بنیادی تعلیمات سے عاری ہوں وہاں مصطفوی انقلاب، نظام مصطفیٰ اور اسلام ایسے مایوس اور دور آفرین نظریات کی بالادستی کیسے قائم ہو سکتی زندگی کا یہ وہ گوشہ ہے جسے یاد کرنے اور منور کرنے کی اولین ضرورت ہے۔ زعمائے ملت نے اگسٹ طرف توجہ دینی تو شاید یہ نامکمل نہ ہو کہ مشرق مغرب بن جائے اور بحرِ شرافت اور حیا کی بنیادیں تصور بن کر قوم کی ہڈیوں میں بیٹھ جائیں۔

اسلام نے ”انقلاب“ کے لیے عورت کو جتنی اہمیت دی اسکا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن مجید نے رسول کریم ﷺ کے سامنے فالوں کو امت سے تعبیر کیا اور امت ”ام“ سے ماخوذ ہے جس کا معنی ماں ہوتا ہے۔ کیا اس کا صاف یہ معنی نہیں کہ حضور ﷺ کا پیغام اس وقت تک انقلابی سطح پر موثر نہیں بنایا جا سکتا جب تک کہ قوم کی عورتوں کو پاکیزہ، تقدیر بدل اور ملی سوجھ کا حامل نہیں دیتے۔ یہاں تک کہ مسلم خواتین کو بھی سوچنا ہوگا کہ انہیں کتنے بڑے اعزاز سے نوازا گیا ہے۔ جتنی بڑی عزت کسی کو ملے، اتنی ہی اس پر شکر واجب ہوتا ہے اس وقت مسلم خاتون بھی مردوں کی طرح عجیب سی صورت حال کا شکار ہے۔ غیر مسلم مفکرین نے عورت کو بنیادی ذمہ داریوں سے بے گناہ بنادیا ہے، اہمیت، عزت، فائز، آزادی، خلیہ، طہیث، بے لگاری ایک عذاب بن کر خواتین کو چھٹ گئی ہے۔

ہماری قوم کو مائیت کی باعث اقدار گروے عروم کر دیا گیا ہے۔ ایک مغربی مفکر نے کہا تھا کہ اس جتنی بڑی ہوتی ہے، جتنا اتنی عظیم پیدا ہوتا ہے، فاطمہ رضی اللہ عنہا نہ ہو تو شہید کیسے پیدا ہو، ماں مکرم نہ ہوتی تو

دوسرے طرح کا معاملہ ہے وہ نذیب نبیؐ اور دنیا کی شجاعت ابھرتی ہے، خواہ تو ہے ہر حکم حیرانم ہے، بالکل نئی فوجی اور تربیت تیرے دم سے تھی کہاں تھی نصرت؟ کہاں تھی نصرت؟ کہاں کیا دلاؤ اور تیرے؟ اور کہاں چھوڑا حصن حیا؟

معاف! معاف! اور معذرت! اور معذرت! مجھے حاش ہے میری تاریخ کی اور میری تاریخ تیرے ہاتھ میں ہے، میری ممکن! تو میں گیند نہیں ہوتی اور ملت صطردن نہیں ہوتی، ہو چکا جو ہوتا تھا، کر لیا جو اظہار نے کرنا تھا، اب پائل کا دور نہیں تو رکنا ہے، اب مغرب کا لات و مسات نہیں چلے گا، الہ ہوگا، خدا ہوگا، حضور ﷺ ہو گئے، حیا ہوگا با خدا ہوگا، اٹھنا چکر دارا داکس، ان کا سوں سے بچ جن سے رسول خدا ﷺ سے متبع کیا ہے تو تحریک معطلی کی نیک دل اور جاہل کا رکنا ہے، تجھے دینائے کفر کی ہے لگام خاتمیں کے نقش قدم پر نہیں چلنا چاہیے، دین دشمن تحریکوں کا آکر نہ نہیں بڑنا چاہیے، جیسے افکار اور ابھی سوچوں کے دھاروں پر نہیں چلنا چاہیے، تیری زندگی کا اپنا منصوبہ ہے، تیرا اپنا ایک نظام حیات ہے، تیرے پڑھنے کی لیے اپنی ایک کتاب ہے، تیری قیادت کے لیے تیرے اپنے رسول ﷺ ہیں، تیری اپنی ایک تہذیب ہے، تیرے تمدن کا اپنا ایک باطن ہے۔ گھر لوں کی اور دنیا اور دنیا دار میں تیری قیادت کی علامت نہیں، تیری عظمت کی دلیل ہیں، حیا کی چادر قدامت نہیں، پاکیزگی کی برصاں ہے، تیری دنیا چلی آواز بدلتی نہیں، معصیتوں کا قلعہ ہے، تیری جھگی جھگی پاک لگتی، تہذیبیں سڑتی نہیں تمدن کی اصلاح ہے، بچوں میں رہتا تیرا بچہ، نہیں ملت کی رنگ تھڑ بڑش خون حیات ہے، فاطمہ کی بیٹی اعاشہ کی تخت جگہ جب تک سورج طلوع نہ ہوں نہیں چڑھتا، جب تک صورت دیکھتے روئی، حق یا مردوسی ہے تو سبھی تو دنیا جانت دہانا تو اچھے تو اچھے تار ہدانا۔

و شام ما ہوں آہ سحر ما  
بہ قرآن ما باز خواں اہل نظر ما  
قوی جانی کہ سو ذرات تو  
دگر مگوں کرد تقدیر عمر ما

اسلام کی تاریخ میں جا مشہور ترین کے ایک جہاز ہیں، پاکیزہ انگلوں، بھری میزوں اور عفت عاب کردادوں نے انقلاب برپا کیا۔ وہ بھی عورت تھی جس نے فرعون کے گھر صداقت و حریت کا ٹھکانہ اٹھیں لگا دیا اور قرآن حکیم نے قابل رنگ انداز میں اس کا ذکر کیا: "وَعَسَى أَن تَمْلِكُنَا لِتَكُنِ مِنَ الْمُحْسِنِينَ" ﴿۲۹﴾ "اور اسی طرح اللہ نے اہل ایمان کے لیے فرعون کی مثال میں فرمایا، جب کہ اس نے دعا مانگی اے میرے رب! اعداے میرے لیے اپنے پاس ایک گھر جس میں تو اور بچا لے مجھے فرعون سے اور اس کے (کافران) قتل سے اور مجھے اس قسم پیش تو سے نجات دے۔

اور وہ بھی عورت تھی جس نے اپنے سوز و غم قرآن کریم سے عمر ﷺ کی تقدیر کو درگزر کر دیا۔ کہ بلا کی تاریخ جو دم میں حوصلوں کے جو چہارے نذیب نبیؐ نے اٹھائے، روشن کئے ان کا نور و سرور الفاظ میں سمونا از میں دشوار ہے۔ میری ہنوا اتم میں سے بہت ہی خوش بخت خواتین ایسی ہیں جن کے نام انکے والدین نے بڑی عقیدتوں سے عائد و فاطمہ رکھے ہیں۔ اگر آپ مغرب کی ڈیو نہیں، روزی نہیں، اور چہا نہیں، مردمان تھری اگر آپ نکلی نہیں، چاکن نہیں، بھرتی نہیں، بلکہ فاطمہ ہو، عائشہ ہو، حفصہ ہو، طلحہ ہو، زینب ہو، یا ہو، عاتکہ ہو، طلحہ ہو، کور و سوا ہو (رضی اللہ عنہا ص) تو میں حاش ہے ان ماں کی جن کے لہو میں قرآن کا فنا ہو، جن کے ہاتھوں میں سجدے تو پڑے ہوں جن کی آوازوں میں حق و حقیقت کی بجلیاں ہوں، جن کے ہاتھوں پر ملت ساری کے لیے دعا کاں کا دھب ہو، جن کی رات سوز و محبت میں گزرتی ہو اور جن کے گھر کو عقل ملت کا گھبراہٹانے میں باہر ہوئے ہیں۔ ہمیں ضرورت ہے ایسی بہنوں کی جو اپنے دیروں کو حضور ﷺ کے دین کے لیے جہاد کی شکل اللہ کی آغوش کریں، وان کی زبانیں رجز خواں ہوں، باقر آں ہوں اور حدی خواں ہوں اور یہ بھی کردہ اپنی مصیبتوں کی حفاظت میں بیخبر ہوں۔ مولا اس ماں پر نسل خدا ہو جائے جو مجھے

بھی دیتے ہیں اور اپنی انکسائی صحت نامرئیوں کے لئے چاک بھی کرتے ہیں، لیکن اپنا گلہ انا خود اپنی منزل اور اپنا مقام نہیں سمجھتے اور نہیں چھوڑتے، ایک اور بات جو یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ہمارے خدا اور اللہ نے غور و فکر کو انہیں کے سامنے آراستہ ہو کر پیش ہونے سے منع فرمایا، ارشاد باری ہے: "وَلَقَدْ لَعْنُومُنَّ بِنَبِّهِمْ بَعْضُ مَنْ فِي قَبْضِ هُنَّ وَبَعْضُ مَنْ قَرَّبَهُمْ وَلَا يَلْبِثُ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ لَقَدْ نَحْنُ بِبَعْضِهِمْ عَلٰی بَعْضِهِمْ وَلَا يَلْبِثُ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا" (۱۱۸) ہے عجیب! مومن غور و فکر سے فرما رہے کہ وہ اپنی فکریں پیچھے رکھیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت ظاہر نہ ہونے دیں، البتہ اس سے جو خود ظاہر ہو جائے مٹا کر رکھیں، انہیں چاہیے کہ اپنے بھائیوں پر اپنی اڑھائی کی نگل دھکیں اور اپنی زینت ظاہر نہ ہونے دیں۔

میری بہن! زینت نہ کی چیز نہیں، اچھا پہناؤ اور اچھا کھانا خورم نہیں، خرم و حسین تصویرات کی بستیوں میں بے راہ روی کی آگ روشن کرنا ہے، جذبات کے ظہر سے سمندر داغ میں غلج پڑی کا پھیلنا عیدا کرنا ہے، حسن سیرت کے نازک آبجینوں سے محال حیات نمودار کرنا ہے، بلاشبہ مرد جس وقت بھیکا رچھو بن جائے اور عورت اپنی زینت کھول کر حاح بازار میں جائے تو معاشرہ کی پاکیزگی کی حفاظت خراب نہیں کی جاسکتی۔ یہ کہنا بھی بھاکر اہل میں غیثوں کا بڑا اہل ہوتا ہے لیکن اہل کی دلچسپی صرف نہیں ہی کہ ہم نہیں کرشمیں ملے سب کا سب کا بھی بڑا ہاتھ ہوتا ہے، بے کردار معاشرے دراصل مرے اہل کا نتیجہ ہوتے ہیں گرد غفلت بذات خود خرم نیست کی اجنبیت دیکھتی ہے۔

قرآن حکیم کا سب سے بڑا افشاہ یہ ہے کہ "لَا تَقْلِبْ لَیْنُ بَیْنَهُمْ" انہیں چاہیے کہ وہ اپنی زینت ظاہر نہ کریں۔ زینت صرف ہاتھوں کے آئینہ نہیں بلکہ زینت صرف لبوسات کے زیرِ پاؤں نہیں بلکہ زینت صرف آرائش کے قرینے نہیں بلکہ زینت صرف زیورات کی چمک نہیں، زینت صرف خوشبو کی چمک نہیں، چہرہ زینت، بدن زینت، دست زینت، قدم زینت، عورت کا ہر جز زینت اور صرف نازک مہرِ خرم نیست۔ بہنوئی نے اگر عورتوں کو مناسب نہیں کہ وہ اپنی زینت ظاہر

بھرتے صلاحت الدین اپنی دے و طارق بن زیاد دے و محمد بن قاسم دے ہاں اور پھر مجھے میری تاریخ وہ بارہ مل جائے میری عزت بھال ہو جائے ملت اسلامیہ با عروج ہو جائے اور کفر کے گالچ گل کر جائیں، اقبال نے کیا خوب کہا!

اگر چہ سے زردویشے پندری  
ہزار است بمجد تو نہ میری  
جولے پاؤں و پنہاں شولاریں  
کہ در آفوش شمشیرے گھیری

شمس شاعت چاہیے، یہ سڑک پر کون جا رہا ہے، دنیا کی چادر بھاڑ کر، غیرت کا چٹا زہ نکال کر، ناز عفت کا آئینہ توڑ کر شرم کا جامہ اتار کر عقائد سے گڈ کر، بھائی سے اچھ کر سہاپ سے شرم کر، ماں کو سادگی کا طعنہ دے کر مہلق کو بھول کر مصطفیٰ ﷺ کو چھوڑ کر سر بازار اٹی ہانک اٹتی ہے کئی اور دے وہ دیر لگی! الخفیہ والا مان

میرے اللہ! آگ لگ جائے قانون کو جس نے موٹ کو مذکر بنا دیا اور نہ کرکھوٹ بنا دیا! اھلکے بد فقیروں کے طوقان اٹھانے لگے، خیر شر ہونے لگی اور شر کا نام شر ڈالا جانے لگا، عورت اور مرد کھوٹ ہوئے تو زبان شیطان نے چھڑا دی۔ کالقب کھڑا، لوگو! پرانے ہو جاؤ اتنے پرانے کہ دو مصطفیٰ پھر کھڑے آئے، جہاڑی بچیاں اور بیٹیاں بہوئیں اور بھینس باجیا ہو جائیں اور باغداد! میں تو سوچتا ہوں کہ کہیں ایسے تو نہیں کہ اللہ کریم نے اپنے محبوب کو "ابھ المومل" چاؤ دالے تھی کہ کراس لے کر ہا ہو کر کسی کی بنی کہیں! اچانک آڑ میں چاؤ نہ تار چھینکے اگر حضور ﷺ کا شیں بھی "مزل" میں پنہاں ہے تو عات فست کا حسن چاؤ نہ چاؤ و چاڑی اور پردہ نقاب ہی میں عصر ہے، اقبال اسی تکتہ کو بڑے اسلوب میں ادا فرماتے ہیں۔

جہاں تابی ز نور حق بیا موزا  
کہ اُہا صد جلج در نقاب است

عورت سورج ہے کورا نقاب ہے انہیں، چراغ نہیں کہ جو دھیر چاہے دھر لے جائے عورت سورج ہے، چاند ہے، کھکشاں ہے، جو نور





## میراثِ شریعت کا سبکدوش ہے

سال گذشتہ ہیئتِ رضا نے مصطفیٰ کرچی کے حضور تاج الشریعہ کے ایم ولادت کے موقع پر "مناقب تاج الشریعہ" کے عنوان سے حضور کے مناقب کا مجموعہ شائع کیا تھا، جسے اجاب نے بہت پسند فرمایا، انشاء اللہ جلد اس کا دوسرا ایڈیشن شائع کیا جائے گا نیز حضور تاج الشریعہ کی حیات و خدمات پر مفصل کتاب پر بھی ہیئت کے تحت کام جاری ہے۔ حضور تاج الشریعہ کے حرکات (کوئی بھی مطلوبہ، غیر مطلوبہ کتاب، مضمون، گلی تحریر، تقریر) یا حضرت سے حقائق کوئی بھی تحریر تقریر مطالعہ کے تاثرات اگر آپ کے پاس ہیں تو اس کی کاپی ادارہ کو ضرور ارسال فرمائیں۔ شکر ہے اس سلسلہ میں حضور تاج الشریعہ، سبکدوش کے ۶۷ ویں ایم ولادت (۲۳ دسمبر ۱۴۳۱ھ) کے عارے سے یہ دو فتویٰ ضرورت کاوش ادارہ کو برادر طریقت علامہ پروفیسر سید فرم ریاض اختر القادری صاحب، لاہور نے ارسال کی ہیں جو پروفیسر صاحب کے شہرہ کے ساتھ شامل اشاعت ہیں۔

یا خدا تا ابد چرخِ اسلام پر ، میرا تاجِ شریعت سلامت رہے  
اختر دین و ملت سلامت رہے ، تاجدارِ قضاہ سلامت رہے

نوٹِ اعظم کی جود و سخا کی بھرن بغیر احمد رضا کا چلکا چن  
جن کے دم سے ہر اہل سنن کا ہجر، جن سے سارے گلنِ لطفِ شاہد ام  
حسین علم و عمل کا وہ شاہکار ہیں، دینِ حق کی چلتی وہ توار ہیں  
حضرت بو عیض کا اعجاز ہے ، طائرِ فکر ان کا تر شہباز ہے  
سمہر افشاں ہے ان کا کلم حق رقم ، شہر افشاں ہے ان کی زبانِ کرم  
انکے فیضان سے ہم ہوئے قادری ، غورِ اعظم کی نسبت ہمیں مل گئی  
وہ ہیں فتویٰ نویسی کے ماہر ہیں، جس ان کا زمانہ میں کوئی نہیں  
سہر جیلانی حق سے دعا ہے کہ ہم سے ہرے بونوں پر ہم صدا ہے کہی

حامد و مصطفیٰ کی ہے لوری بچن ، نور کی یہ اضافت سلامت رہے  
بائیں ہاتھ ملحق ہے صاحبِ کرم ، یا خدا یہ کرامت سلامت رہے  
گھٹن کا دریت کی مہکار ہیں ، یہ مسکنی علامت سلامت رہے  
ہاں شریعت سے بھی آگے پرواز ہے ، یہ بلندی ، یہ نصرت سلامت رہے  
وہ چلاتے ہیں آج ہم دم ، یہ عبادت ، عظمت سلامت رہے  
اس طرح اپنے دل کی کھلی گئی ، اسے خدا پر ارادت سلامت رہے  
ضوگوں بھولاں اگی روشن جمیں ، یہ چلتی اشاعت سلامت رہے  
حشر میں جو ملے وہ بچا ہے کہیا ، اے خدا چہ جماعت سلامت رہے

میری قلم نظرِ اٹھا ہے کہی ، زندگی کا سری دعا ہے کہی  
ہر اخترِ مدینہ کی ہو حاضری ، اے خدا یہ اجابت سلامت رہے

